ان اللہ یدخل الذین امنوا وعملوا الصلحت جنت تجری من تحتہا الانہر
والذین کفروا یتمتعون و یاکلون کما تاکل الانعام و النار مثوی لہم
اللہ داخل کرے گا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل صالح (ترک حیات دنیا) کے جنتوں میں کہ بہتی ہیں ان کے
نیچے نہریں اور جو کافر ہیں وہ رہتے بستے اور کھاتے ہیں (جان سے جیتے ہیں) جس طرح چوپائے کھاتے ہیں و آگ انکا ٹھکانا ہے

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَالمِنَّۃ

شفاء المومنین

مولفہ

حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ مصدقانِ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

منجانب

دار الاشاعت تفسیر القرآن و کتب سلف صالحین جمعیۃ مہدویہ
واقع دائرہ زمستان پور مشیرآباد حیدرآباد

بارِ دوم — ۱۳۸۸ھ

مطبوعہ
اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد

شفاء المؤمنین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی بعث فی الامیین رسولا
منهم یتلوا علیهم آیاته و یزکیهم و یعلمهم
الکتاب و الحکمة و ان کانوا من قبل لفی ضلال
مبین ہ و آخرین منهم لما یلحقوا بهم و
هو العزیز الحکیم ہ جزء ۲۸ رکوع ۱۱
و اعطی هذا الشرف و الفضل لخاتم النبوة و
خاتم الولایة للامة المرحومة المسلمین
و الاتقیاء المتقین و الاصفیاء الواصلین
بواسطة خاتم النبیین و الولیین
و الصلوٰة و السلام علی محمدین الطالبین
المبتدئین و الواصلین المطلقین ای دائمی الوصل
الواصلین و علی آلهما الصالحین و اصحابهما
الکاملین اما بعد باعث این اوراق آنست که درمیان
بعضے مصدقان و موافقان و ساتیان خلاف روش مهدی ؑ
دیده می شود و پیشوایان که برائے امداد دین او بودند در دعوت
ایشان و گفتار بعضی کسان این زمان اکثر تعارض یافته می شود
بواسطه آں دو کلمه برائے حجت از نقل حضرت امام علیه السلام
در باب اصول دین آورده اسم هذه الرسالة شفاء المؤمنین
نهاده شد چنانچه از حدیث رسول علیه السلام مفهوم میشود قال
علیه السلام بنی الاسلام علی خمسة بجز اختیار کردن این

ہر تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے جس نے بھیجا ان پڑھ لوگوں میں
ایک رسول ان ہی میں سے وہ ان پر پڑھتا ہے اسکی آیتیں اور ان کو
پاک و صاف بناتا اور انکو سکھاتا ہے کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے تو یہ
لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے اور بھیجا آخر میں رسول کو انھیں میں
سے جو نہیں ملے ابھی ان سے اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔ اور
جس نے خاتم نبوت اور خاتم ولایت کو یہ شرف اور فضیلت مسلمان
امت مرحومہ اتقیاء متقین اور اصفیاء واصلین (کے فائدہ) کے لئے
جو بذریعہ خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء کے حاصل ہوتا ہے عطا فرمائی
اور درود و سلام نازل ہو ہر دو محمد پر جو دونوں طالب جو دونوں کر
درجہ ترقی میں مبتدی ہیں (آپکی سیر کی انتہا نہیں ہے) اور جو ذات باری
میں واصل مطلق ہیں یعنے ہر دو ذات مقدسہ کو دوامی وصال حاصل ہے
اور آپ کے آل صالحین اور اصحاب کاملین پر حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح
ہو کہ ان اوراق کے لکھنے کا سبب یہ ہے کہ بعض مصدقوں
موافقوں اور ساتیوں کے درمیان حضرت مہدی کی روش کے خلاف
باتیں دیکھی جا رہی ہیں اور پیشوا کہ مہدی ؑ کے دین کی امداد کیلئے مبعوث
ہوئے تھے انکی دعوت اور اس زمانے کے بعض اشخاص کی گفتار میں
اکثر خلاف پایا جا رہا ہے بدیں وجہ حضرت امام علیہ السلام کی نقل
مبارک سے دو کلمے اصول دین مہدی ؑ کے بارے میں حجت کیلئے
لائے گئے اور اس رسالہ کا نام شفاء المومنین رکھا گیا چنانچہ رسول
علیہ السلام کی حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے فرمایا آنحضرت نے

پنج فرائض داخل اسلام نگردد کقوله تعالی یا ایها الذین
امنوا ادخلوا فی السلم کافة ولا تتبعوا خطوات
الشیطن انه لکم عدو مبین وقوله تعالی ام
حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل (جزء ۲ رکوع ۹)
الذین خلوا من قبلکم مستهم الباساء والضراء
وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین امنوا معه
متی نصر الله الا ان نصر الله قریب (جزء ۲ رکوع ۱۰) کما قال
علیه السلام اتحسبون الجنة کمرابض
الغنم فوالله لا تدخلوها ابدا حتی تکونوا
کالبردة التی تنزل من السماء ولم تبلغ
الارض پس هرکه طالب اسلام باشد او را باید که نظر به
فرمودهٔ خدا و رسول او کند و خود را در اتباع رسول علیه السلام
راسخ دارد و در طلب اسلام صادق باشد مبتدی را بر ایں
حدیث عمل باید کرد کقوله علیه السلام بنی الاسلام
علی خمسة یعنی کلمه و نماز و روزه و حج و زکوٰة هر کہ ایں
عمل از روی صدق و اقرار بجا آرد چنانچه فرموده انه اقرار
باللسان وتصدیق بالقلب وعمل بالارکان و هر مسلمے کہ از
دعوت اسلام در تسلیمی دل و زبان و عمل یکی شود لا بد یا وی
فلاح و نجات از حکم قرآن و از حدیث ثابت بود و اگر بے عمل
بی معنی ظاهر کند امید رہائی را هم اعتباری نیست و از دیندار
هیچ کس حکم نکند که او را فلاح شود کما قال علیه السلام
ان الله لا ینظر الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر
الی قلوبکم ونیاتکم زیرا چه در قرآن بسیار جائے موافق
حدیث نبوی خدائے تعالی فرموده است کقوله تعالی
اقیموا الصلوٰة ولا تکونوا من المشرکین و دیگر فان

اسلام پانچ چیزوں پر ہے ان پانچ فرضوں کو اختیار کرنے کے بغیر اسلام میں
داخل نہیں ہو سکتا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اے ایمان والو داخل
ہو جاؤ اسلام میں پورے پورے اور نہ چلو شیطان کے قدموں پر بیشک
وہ تمہارا ظاہر دشمن ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کیا تم خیال کرتے ہو کہ
چلے جاؤ گے جنت میں حالانکہ تم کو پیش نہیں آئی ان جیسی حالت جو تم سے
پہلے گذرے اور پہنچیں ان کو سختیاں اور تکلیفیں اور جھڑ جھڑائے گئے
یہاں تک کہ کہنے لگا پیغمبر اور ایمان والے جو اس کے ساتھ تھے کہ کب
آئیگی مدد اللہ کی ہاں سنو اللہ کی مدد قریب ہے جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا
کہ کیا تم جنت کو بکریوں کی ٹوڑی سمجھے ہو اللہ کی قسم تم جنت میں داخل نہ
ہو گے جبتک کہ ہو جاؤ تم مانند اولے کے جو آسمان سے گرتا ہے اور وہ زمین تک
پہنچ نہیں سکتا پس اسلام کے طالب کو چاہیے کہ خدا اور رسول کے فرمان
پر نظر کرے اور خود کو رسول کی پیروی پر مضبوط رکھے اور اسلام کی
طلب میں صادق رہے مبتدی کو چاہیے کہ اس حدیث پر عمل کرے
چنانچہ آنحضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے یعنی کلمہ نماز
روزہ حج اور زکوٰۃ جو شخص کہ از روئے صدق و اقرار یہ عمل بجالائے
چنانچہ فرماتے ہیں زبان سے اقرار کرنا دل سے سچ جاننا اور ارکان
کے موافق عمل کرنا اور جو مسلمان کہ بانی اسلام کی دعوت سے دل
زبان اور عمل کی تسلیمی میں ایک ہو جائے تو بیشک قرآن و حدیث
کے حکم سے اسکے لئے فلاح و نجات ثابت ہے اور اگر بغیر عمل کے دعوٰی
ظاہر کرے تو رہائی کی امید کا بھی اعتبار نہیں اور نہ کوئی دیندار
اس کی نجات کا قائل ہے جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ بیشک اللہ
نہیں دیکھتا تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے عملوں کو لیکن دیکھتا
ہے تمہارے دلوں کو اور تمہاری نیتوں کو اس لئے کہ خدا تعالی
نے حدیث نبوی کے موافق قرآن میں بہت جگہ فرمایا ہے چنانچہ ارشاد
فرماتا ہے کہ قائم رکھو نماز اور مت ہو مشرکین میں سے اور دوسری جگہ

تابوا واقاموا الصلوٰة واٰتوا الزکوٰة فخلوا
سبیلھم ان اللہ غفور رحیم و دیگر در باب حج
(جزء ۱۰ رکوع ۷)
واذن فی الناس بالحج و دیگر الحج اشھر
معلومات فمن فرض فیھن الحج فلا رفث
ولا فسوق ولا جدال فی الحج وما
تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ وتزودوا فان
خیر الزاد التقوی واتقون یا اولی الالباب
(جزء ۲ رکوع ۹) و دیگر در باب زکوٰة وویل للمشرکین
الذین لا یوتون الزکوٰة وھم بالاٰخرة
ھم کافرون (جزء ۲۴ رکوع ۱۵) فاعلم ایھا
المنصف - حضرت میران علیہ السلام حجت مہدیت
خود را از خدا و از کلام خدا و از رسول او ثابت کردہ
است چون کہ او بعینہ خدا بود پس بر ہر یکے مرد و زن
تصدیق او فرض عین شدہ است چنانچہ دریں
باب منکران مہدی علیہ السلام را حجت مہدیت از
مصدقان او بظہور پیوستہ اظہر من الشمس است اینجا
ذکر کردن حاجت نیست پس اگر کسی طالب حق باشد
اورا واضح و روشن باد کہ ایں پنج صفت بزبان حضرت
میران علیہ السلام روشن شدہ اند و قرار اجماع امت
ہم بریں بودہ است کہ بغیر ترک دنیا و ترک علائق و
گوشہ نشینی و صحبت صادقان و ذکر کثیر امید داری فلاح
و حکم ایمان نمی شود پس معلوم شد کہ ایں ہمہ ارکان کہ
در اصول دین اند طالب خدا را فرض عین است
کہ یکند ہر کہ مومن باشد اورا باید کرد تا در زمرۂ مصدقان
مہدی علیہ السلام داخل گردد چنانچہ نقل مہدی علیہ السلام
است کہ قبولیت بندہ عمل است بغیر عمل قبولیت بندہ

فرماتا ہے کہ پھر اگر وہ لوگ توبہ کریں اور قائم رکھیں نماز اور دیا کریں
زکوٰة تو چھوڑ دو ان کا رستہ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور پھر حج
کے باب میں فرماتا ہے کہ اور لوگوں میں پکار دے حج کے لئے اور پھر فرماتا ہے
کہ حج کے چند مہینے معلوم ہیں پس جس نے لازم کر لیا ان میں حج تو نہ عورت
کے پاس جانا ہے اور نہ کوئی گناہ کا کام اور نہ جھگڑا ایام حج میں اور جو
کچھ تم کرو گے نیکی اس کو اللہ جان لے گا اور زاد راہ لیا کرو بے شک بہتر
زاد راہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقلمندو اور پھر زکوٰة
کے باب میں فرماتا ہے کہ اور افسوس شرک کرنے والوں پر جو نہیں دیتے
زکوٰة اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔ پس جان اے منصف کہ حضرت مہدی ع
نے اپنی مہدیت کی حجت خدا، کلام خدا اور رسول خدا سے ثابت کی ہے
چونکہ خود مہدی ع کی ذات خدا کی حجت تھی پس ہر ایک مرد اور عورت
پر آپ کی تصدیق فرض عین ہوئی۔ چنانچہ اس کے متعلق مصدقوں کی
طرف سے مہدیت کی حجت منکران مہدی ع پر ظاہر ہو چکی ہے جو اظہر
من الشمس ہے۔ یہاں اس کے ذکر کی ضرورت نہیں پس اگر کوئی
حق کا طالب ہو تو اس پر واضح اور روشن ہو کہ یہ پانچ صفتیں حضرت
مہدی ع کی زبان مبارک سے ظاہر ہوئی ہیں اور اجماع امت کا قرار
بھی انہی پر ہوا ہے کہ ترک دنیا، ترک علائق، گوشہ نشینی، صحبت صادقان
اور ذکر کثیر کے بغیر فلاح کی امید اور ایمان کا حکم نہیں ہوتا پس
معلوم ہوا کہ یہ سب ارکان بالا جو اصول دین ہیں طالب خدا کے لئے
فرض عین ہیں کہ ان پر عمل کرے اور جو شخص کہ مومن ہو اس
اس کو چاہئے کہ ان پر عمل کرے تاکہ مہدی علیہ السلام کی تصدیق کرنے
والوں کی جماعت میں داخل ہو چنانچہ حضرت مہدی ع کی نقل ہے کہ
بندہ کو قبول کرنا عمل کرنا ہے بے عمل بندہ کی قبولیت مردود ہے پس جان
اے منصف آنحضرت ص نے فرمایا ہے کہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بغیر راحت نہیں
شوق کی آنکھ سے دیکھ تاکہ تو صاحب ذوق بنے

مردود فاعلم ایها المنصف قال علیه السلام لا راحة للمومنین دون لقاء الله تعالیٰ ؎

بنگر از نظر شوق تا که شوی صاحب ذوق

وحضرت خاتم اولیاء بمرتبه وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی این احکام بامر خدا فرمودند به قرآن واحادیث واقوال سلف حجت آں ثابت است چنانکه حدیث نبوی درباب اصول دیں است از قرآن ثابت شده است که بنی الاسلام علی خمسة بهمچناں هر که اسم مهدی علیه السلام بزبان گیرد او را از حکم قرآن ورسول ومهدی علیهما السلام ایں پنج چیز که بالا مذکور شده اند باید کرد ودر طلب اصول دین مهدی علیه السلام راسخ باید شد تا در زمرۂ ناجیاں درآید واز نقل حضرت میراں علیه السلام چناں معلوم می شود که در گروه مهدیؑ مصدقاں وموافقاں ولسانیان باشند حکم مصدقان آنست که در اتباع مهدی علیه السلام ظاهر وباطن تمام کوشش دارند وبحوصلۂ خود بهره ولایت محمدی میگیرند صفت موافقاں آنست که در دائره می باشند وبا مصدقاں موافقت در عمل دین تمام می کنند واگر بعضے وقت عجز بشری غالب آید ومضطر گردد موافق شرع محمدی که شرط با شروط است کسب یک جیتل یا دو جیتل بکنند وصحبت مصدقاں نمی گزارند وصفت لسانیاں آنست که اسم مهدی علیه السلام بزبان می گیرند وامید میدارند که عاقبت خدائے تعالیٰ بر فرموده مهدی علیه السلام درآرد تا امیدواری فلاح شود چنانچه در مثنویات میفرماید

اور حضرت خاتم اولیاءؑ جو وما ینطق عن الهوی الآیة (اور نہ بات کرتا ہے اپنی خواہش نفس سے یہ تو وحی ہے جو اس کو بھیجی جاتی ہے) کے مرتبہ میں ہے یہ احکام خدا کے حکم سے بیان فرماتے ہیں اور قرآن واحادیث اور اقوال سلف سے ان کی حجت ثابت ہے جیسا کہ حدیث نبوی "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے" اصول دین کے متعلق ہے قرآن سے ثابت ہوئی ہے اسی طرح جو شخص حضرت مهدی علیه السلام کا نام مبارک زبان سے لیتا ہے اس کو چاہئے کہ قرآن اور رسول و مهدی علیهما السلام کے حکم سے یہ پانچ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں ان پر عمل کرے اور دین مهدی علیه السلام کے اصول کی طلب میں مضبوط رہے تاکہ ناجیوں کے زمرہ میں داخل ہو اور حضرت مهدیؑ کی نقل سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مهدیؑ کے گروہ میں مصدقان، موافقان اور لسانیاں ہوتے ہیں حکم مصدقان وہ ہے کہ مهدیؑ کی پیروی میں ظاہر و باطن کامل کوشش کرتے ہیں اور اپنے حوصلہ کے موافق بہرۂ ولایت محمدی (خدا کا دیدار) حاصل کرتے ہیں۔ موافقوں کی صفت وہ ہے کہ دائرہ (مصدقان مهدیؑ یعنے طالبان مولیٰ) میں رہتے ہیں اور مصدقوں کے ساتھ دینی اعمال میں کامل موافقت رکھتے ہیں (مصدقوں کے عمل کے خلاف کوئی عمل نہیں کرتے) اور اگر کسی وقت (فقر و فاقہ کی وجہ) بشری عاجزی غالب آئے اور بے قرار ہو جائیں تو شرع محمدی کے موافق جو شرط با شروط ہے ٹکے دو ٹکے کا کسب کرتے ہیں اور مصدقوں کی صحبت نہیں چھوڑتے لسانیوں کی صفت وہ ہے کہ امام مهدی موعودؑ کا نام زبان سے لیتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ مهدیؑ کے فرمان پر (توبہ اور ترک دنیا پر) خاتمہ کرے تاکہ فلاح آخرت کی امیدواری ہو۔

مثنوی

درگہ شاہ محمد مہدی آخر زماں
می نماید پنج چیزاں دائما بر مہدیاں
جان وتن را بذل کردن خانماں بگذاشتن
جوع وخواری پیشہ کردن صبر بر پا داشتن
ہر کہ مہدی را بگروید گفت او در دل کند
بے حجابش رویت اللہ بالیقین حاصل کند

بداں ای عزیز چونکہ مقصود خدائے تعالیٰ از بعثت مہدی علیہ السلام اینست کہ بواسطہ او انچہ حکم ولایت محمدیؐ است تمام اظہار شود و دعوت رویت اللہ با خلق عام وخاص آشکارا کند وطالبان خدا یرا از دنیا واز خلق دنیا باز دارد وسوی خالق راہ نماید چنانچہ موافق دعوت ہمہ پیغمبراں کقولہ تعالیٰ قال یا قوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ وقولہ تعالیٰ وماخلقت الجن والانس الالیعبدون ای لیعرفون۔ بیت

مارا برائے دیدن یار آفریدہ اند
ورنہ وجود ما بچہ کار آفریدہ اند

قال علیہ السلام مابعث الانبیاء قط الالانفصال الخلق عن الدنیا الی المولیٰ ودرمیان اصول دین ودر دعوت ہمہ پیغمبراں ہیچ فرق نیست ہمیں وجہ نقل حضرت میراں علیہ السلام صحیح وارد شدہ است کہ وجود حیات دنیا کفر است یعنی زیستن بجان ایں را ہستی وخودی گویند واموال واولاد را متاع حیات دنیا نام کردہ اند ہر کہ ارادہ او دارد ویابد ومشغول شود

مثنوی

حضرت شاہ محمد مہدی موعود آخر الزماں کی درگاہ میں مہدویوں پر ہمیشہ پانچ چیزیں ظاہر تھیں جان وتن کو نثار کرنا گھر بار چھوڑنا بھوک اور ذلت کا پیشہ اختیار کرنا صبر قائم رکھنا جو شخص کہ حضرت مہدیؑ کا گرویدہ ہو اور آپ کا فرمان خاطر نشین کرے ایسا شخص یقیناً دیدار خدا بے حجاب حاصل کرتا ہے۔

جان اے عزیز کہ حضرت مہدی علیہ السلام کو پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کا مقصود یہ ہے کہ ولایت محمدی کے جو کچھ احکام ہیں مہدی کے واسطہ سے پورے ظاہر ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار کی دعوت خلق پر خاص وعام ظاہر کرے اور طالبانِ خدا کو دنیا اور خلق دنیا سے روکے تمام پیغمبروں کی دعوت کے موافق خالق کی طرف جانے کا راستہ دکھائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے قوم والو اللہ کی بندگی کرو نہیں ہے تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی دوسرا اللہ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جن وانس محض بندگی کے لئے پیدا کئے یعنی محض معرفت کے لئے پیدا کئے

ہم کو ہمارے دوست کو دیکھنے کے لئے پیدا کئے ہیں اور اگر یہ بات تسلیم نہیں کی جاتی ہے تو کہا جائے کہ پھر کس لئے ہم کو عدم سے وجود میں لائے

آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں مبعوث ہوئے انبیاء کبھی مگر واسطے فرار ہونے مخلوق کے دنیا سے طرف مولیٰ کے اور دین کے (دین مہدیؑ کے) اصول اور تمام پیغمبروں کی دعوت کے درمیان کوئی فرق نہیں اسی وجہ حضرت مہدیؑ کی صحیح نقل شریف آئی ہے کہ دنیا کی زندگی کا وجود یعنے جان سے جینا کفر ہے اس کو ہستی اور خودی کہتے ہیں اور اموال اور اولاد کا نام دنیا کی زندگی کی پونجی رکھے ہیں جو شخص دنیا کی زندگی کی پونجی کا ارادہ رکھے یا اس میں مشغول ہو جائے اور دنیا کی زندگی میں جینا چاہے

زینتِ حیات دنیا خواہد او کافر است و اگر کسی با او صحبت
کند یا در خانہ او برود یا با او الفتی دارد حضرت میرانؑ
فرمودہ اند کہ او از آن ما نیست و از آن محمد نیست و از
آن خدا نیست و نیز فرمودہ اند ہر حکمی کہ بیان میکنم
از خدا و بامر خدا بیان میکنم ہر کہ ازیں احکام یک حرف
را منکر شود او عند اللہ ماخوذ گردد پس ازینجا معلوم
می شود کہ آنچہ حکم مہدیست حکم خداست و از زبان
مبارک حضرت امام علیہ السلام در باب دنیا داران
و مذمت دنیا و طالبان دنیا ایں آیت ہا ظاہر شدہ
اند قال اللہ تعالیٰ من کان یرید الحیوٰۃ
الدنیا و زینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہا
وھم فیہا لا یبخسون اولئک الذین
لیس لہم فی الآخرۃ الا النار و حبط
ما صنعوا فیہا و باطل ما کانوا یعملون۔
و ایضاً زین للناس حب الشھوات من
النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ
من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ
والانعام والحرث ذلک متاع الحیوٰۃ
الدنیا واللہ عندہ حسن المآب و ویل
للکفرین من عذاب شدید ن الذین یستحبون
الحیوٰۃ الدنیا علی الآخرۃ و یصدون عن
سبیل اللہ و یبغونہا عوجا اولئک
فی ضلل بعید۔ و ایضاً زین للذین کفروا
الحیوٰۃ الدنیا و یسخرون من الذین
آمنوا والذین اتقوا فوقہم یوم القیمۃ

وہ کافر ہے اور اگر کوئی (تارک دنیا) شخص اوس کی (مرید دنیا کی) صحبت میں
رہے یا اوس کے گھر (منفعت کی غرض سے) جائے یا اوس کے ساتھ الفت
رکھے (تو اوس کے متعلق) حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے کہ وہ ہماری آن (ملک)
سے نہیں ہے اور آن محمد سے نہیں ہے اور آن خدا سے نہیں ہے اور نیز (امامؑ نے)
فرمایا ہے کہ جو حکم کہ میں بیان کرتا ہوں خدا سے (صلوٰۃ حضور خدا) اور خدا کے حکم سے بیان کرتا ہوں جو شخص ان احکام سے
ایک حرف منکر ہو جائے تو وہ اللہ کے پاس پکڑا جائے گا۔ پس یہاں (مہدی کے فرمان سے)
معلوم ہوتا ہے کہ مہدی کا جو حکم ہے وہ خدا کا حکم ہے اور حضرت امام کی
زبان مبارک سے دنیا داروں اور دنیا کی مذمت اور دنیا کے طالبوں
کے متعلق یہ آیتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ جو کوئی ارادہ
رکھتا ہے دنیا کی زندگی اور دنیوی رونق کا تو ہم پورا بھر دیتے ہیں انکو
ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں اور وہ یہاں نقصان میں نہیں رہتے
یہی ہیں جن کے لئے کچھ نہیں آخرت میں سوائے آگ کے اور مٹ گیا جو
کچھ کیا تھا دنیا میں اور نیست و نابود ہو گیا جو وہ کرتے تھے اور نیز (اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ) زینت دی گئی لوگوں کے لئے محبت شہوتوں کی یعنی عورتوں
کی اور اولاد کی اور چاندی سونے کے ڈھیروں کی نشانی دار گھوڑوں
کی اور چوپایوں کی اور کھیتی کی یہ (ساری چیزیں جو مذکور ہوئیں) دنیا
کی زندگانی کی پونجی ہیں اور اللہ کے یہاں اچھا ٹھکانہ ہے نیز فرماتا ہے
اور خرابی ہے کافروں کے لئے سخت عذاب سے جو پسند رکھتے ہیں دنیا
کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں اور روکتے ہیں اللہ کے راستے سے
اور اس میں کجی ڈھونڈتے ہیں۔ یہی لوگ بڑی گمراہی میں ہیں اور
نیز (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) عمدہ کر دکھائی گئی کافروں کے لئے دنیا کی
زندگی اور وہ ہنسی کرتے ہیں مومنوں سے اور جو لوگ پرہیزگار ہیں
وہ اون کے (کافروں کے) اوپر ہوں گے قیامت کے دن۔ اور
اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب اور نیز اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے:۔ کہدے کہ (کہو تو) ہم تم کو وہ لوگ بتائیں جو

والله یرزق من یشاء بغیر حساب۔ و
ایضا قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا
الذین ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا
وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا ہ
اولئک الذین کفروا بایات ربھم و
لقائہ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم
القیمۃ وزنا ذالک جزاؤھم جھنم
بما کفروا واتخذوا ایتی ورسلی ھزوا
(جز۱۶ رکوع ۳) وایضا ان الذین لایرجون لقاءنا
ورضوا بالحیوٰۃ الدنیا واطمانوا بھا
والذین ھم عن ایتنا غفلون ہ اولئک
ماواھم النار بما کانوا یکسبون ہ

بڑے گھاٹے میں ہیں اعمال کے اعتبار سے وہ لوگ ہیں جن کی کوشش
گئی گزری ہوئی دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اچھے کام کر رہے
ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے نہ مانا اپنے رب کی آیتوں اور اس کے
دیدار کو پس اکارت ہو گئے ان کے عمل تو ہم نہ قائم کریں گے ان کیلئے
قیامت کے دن تول یہ ان کا بدلہ جہنم ہے اس سبب سے کہ انہوں نے
کفر کیا اور بنایا میری آیتوں اور رسولوں کو ٹھٹھا اور نیز (اللہ تعالے
فرماتا ہے کہ) جو لوگ امید نہیں رکھتے ہمارے دیدار کی اور خوش
ہوئے دنیا کی زندگی پر اور اسی پر چین پکڑا اور جو لوگ ہماری آیتوں سے
غافل ہیں ایسوں کا ٹھکانہ آگ ہے۔ ان کرتوتوں کے بدلہ میں جو
کسب کرتے تھے (کماتے تھے)

(جز۱۱ رکوع ۲) پس ہر کہ ارادۂ دنیا تا آخر دم بدارد
وازو احتراز نکند حضرت میران علیہ السلام در باب
او این آیت فرمودند وعدہ او در دوزخ قال
اللہ تعالیٰ من کان یرید العاجلۃ عجلنا
لہ فیھا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا
لہ جھنم یصلٰھا مذموما مدحورا کما قال
علیہ السلام الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب
وشر الکلاب من وقف علیھا ایضا الدنیا
مزبلۃ ومجمع الکلاب واقل الکلاب
یاخذ منھا حاجتہ وینصرف والمحب
لھا لایزول ولا یترکھا بحال ودر کتاب
مختصر احیاء العلوم آوردہ است واکثر القرآن
مشتمل علی ذم الدنیا وصرف

پس جو شخص کہ آخر دم تک دنیا کا ارادہ رکھتا ہے اور اوس سے
پرہیز نہیں کرتا ہے اوس کے باب میں حضرت مہدیؑ نے یہ آیت
فرمائی ہے اس کے متعلق دوزخ کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ جو شخص دنیا کا طالب ہو ہم جلد دے دیتے ہیں اس کو
اسی میں جتنا چاہیں جسے چاہیں پھر ہم نے ٹھہرا رکھی ہے
اس کے لئے دوزخ اس میں داخل ہوگا بُرے حالوں (راندہ)
ہو کر جیسا کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ دنیا مردار ہے اور اس کے
طالب کتے ہیں اور کتوں میں بُرا وہ ہے جو ٹھہر گیا اوس پر نیز (آنحضرتؐ
نے فرمایا کہ) دنیا گھوڑے اور کتوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے
کتے پنے کی صفت میں جو کم ہوتا ہے وہ بقدر حاجت لے لیتا ہے
اور پلٹ جاتا ہے اور اس کا دوستدار ہٹتا نہیں اور کسی حال میں اسکو چھوڑتا
نہیں اور کتاب مختصر احیاء علوم میں مذکور ہے کہ اکثر قرآن دنیا کی
مذمت اور مخلوق کو دنیا سے پھیرنے اور اون کو آخرت کی طرف بلانے

المخلوق عنها ودعوتهم الى الآخرة بل
هو مقصود الانبياء عليهم الصلوٰة
والسلام ولم يبعثوا الا لذلك و
الاخبار فيها واردة قال النبي صلى الله
عليه وسلم ان الله تعالى لم يخلق
خلقا ابغض اليه من الدنيا وانه
منذ خلقها لم ينظر اليها وروى
فى اخبار آدم عليه السلام انه لما
اكل من الشجرة تحركت معدته
لخروج الثفل ولم يكن ذلك مجعولا
فى شئ من اطعمة الجنة الا فى هذه
الشجرة فلذلك نهيا عن اكلها
قال فجعل يدور فى الجنة فامر الله
تعالى ملكا يخاطبه فقال له قل له اى
شئ تريد قال آدم عليه السلام اريد
ان اضع ما فى بطنى من الاذى فقيل
للملك قل له فى اى مكان تريد ان
تضعه اعلى الفرش ام على السرر ام
على الانهار ام تحت ظلال الاشجار
هل ترى هٰهنا مكانا يصلح لذلك
ولكن اهبط الى الدنيا وبعضى اقوال
صحابه رضوان الله عليهم اجمعين
وتابعان ايشان رحمة الله عليهم هم برين موافق
است كما روى عن على رضى الله عنه
صحبة الملوك فتنة وسم قاتل

کے مضمون پر شامل ہے بلکہ انبیا علیہم السلام کا مقصود یہی ہے
اور ان کی بعثت اسی کے لئے ہوئی ہے اس میں احادیث وارد
ہیں۔ نبی صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے کسی ایسی مخلوق
کو پیدا نہیں کیا جو اس کے پاس دنیا سے زیادہ
مبغوض ہو اور جب سے کہ اوس نے دنیا کو پیدا
کیا اوس کی طرف (محبت سے) نہیں دیکھا اور آدمؑ
کے حالات میں مروی ہے کہ جب آپ نے درخت
سے کھایا تو آپ کا معدہ فضلہ کے نکلنے کے لئے
متحرک ہوا۔ جنت کے کھانوں میں سے کوئی چیز
اس خاصیت کی نہ تھی مگر اوسی درخت کی پس اسی
وجہ سے وہ منع کئے گئے اوس کے کھانے سے فرمایا
نبی صلعم نے کہ وہ جنت میں پھرنے لگے پس اللہ
نے ایک فرشتہ کو مخاطب کر کے حکم دیا اور فرمایا کہ
اوس سے کہو کہ تو کیا چاہتا ہے تو آدم نے کہا کہ
میں چاہتا ہوں کہ میرے پیٹ میں جو فضلہ ہے اوکو
باہر کر دوں فرشتے سے کہا گیا کہ اوس سے کہو کہ
تو اپنے پیٹ کے فضلہ کو کس مقام میں رکھنا چاہتا
ہے فرش پر یا تخت پر یا نہروں پر یا درختوں کے سایہ کے
نیچے کیا کسی جگہ کو اس کے قابل بھی تو یہاں دیکھتا
ہے لیکن اتر جا دنیا کی طرف اور بعضے صحابہ رضوان
اللہ علیہم اجمعین اور ان کے تابعین رحمتہ اللہ علیہم
کے اقوال بھی اسی کے موافق ہیں۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
سلاطین کی صحبت فتنہ ہے اور سم قاتل ہے جس کی
دوا نہیں۔ سلوک اور ریاضت کے تمام کرنے کے

لادواء لہ وقولہ فی اقامۃ السلوک
والریاضۃ ترک الدنیا وصحبت
الاغنیاء والملوک وھواء نفسہ و
روی عن الحسن البصری عن
امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب
رضی اللہ عنہ قال اذا رایت رجلا
یخالط الناس بغیر حاجۃ ویطلب
الدنیا ثم یطلب المولی فاعلم انہ
زندیق وھو دود ولصوص الدین
وقطاع الطریق وروی عن ابی یزید
انہ قال طالب الدنیا لا یکون طالب
المولی واختلاط اھل الدنیا شرک
للسالکین فی طریق طلب المولی وحضرت
میراں علیہ السلام در ترک حیات دنیا فرمودند
قولہ تعالی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ
ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ
حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ
بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥ (جز ۱۴ رکوع ۹)
وتمام تابعان مھدی علیہ السلام ازیں حکم ذاتِ خود
را حکم کردند کہ ترک دنیا فرض است کما
قال اللہ تعالی انما اموالکم واولادکم
فتنۃ وایضا قال اللہ تعالے
(جزء ۹ رکوع ۱۲)
یا ایھا الذین آمنوا ان من ازواجکم
واولادکم عدوا لکم فاحذرو
ھم (جزء ۲۸ رکوع ۱۶)

بارے میں آپ کا (حضرت علی رضی اللہ عنہ کا)
ایک قول یہ بھی ہے کہ ترک دنیا اور توانگروں اور
بادشاہوں کی صحبت اور خواہش نفسانی کو
چھوڑنا ہے اور حسن بصری سے بروایت امیرالمؤمنین
علی ابن طالب مروی ہے کہ کہا جب تو کسی آدمی
کو دیکھے کہ بے ضرورت لوگوں سے ملتا ہے اور دنیا
کا طلب گار ہے اور پھر خدا کی طلب کا دعوے بھی
کرتا ہے تو جانو کہ وہ زندیق ہے اور مردود ہے اور
دین کا چور ہے اور رہزن ہے اور ابویزید سے
مروی ہے کہ انھوں نے کہا طالب دنیا طالب خدا
نہیں ہوتا۔ اور اہل دنیا سے میل جول رکھنا راہ
طلب خدا کے چلنے والوں کے لئے شرک ہے۔ اور
حضرت مہدی علیہ السلام نے ترک حیات دنیا
کے متعلق فرمایا ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ
جس نے عمل صالح (ترک حیات دنیا) کیا مرد ہو
یا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم اون کی زندگی اچھی
طرح بسر کرائیں گے۔ اور ہم اون کو عطا کریں
گے ان کا اجر بہتر کاموں پہ جو وہ کرتے تھے۔ اور
حضرت مہدی علیہ السلام کے تمام پیروی کرنے
والوں نے اس حکم مذکور سے اپنی ذات کو حکم کیا
کہ ترک دنیا فرض ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے
کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد بس خراب کرنے
والے ہیں اور نیز اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اے ایمان والو
تمہاری بی بیوں اور تمہاری اولادیں سے بعض
تمہارے دشمن ہیں تو تم ان سے بچتے رہو۔

قال ابوالدرداء رضی اللہ عنہ
من هوان الدنیا علی اللہ انہ لا
یعطی الا فیها ولا ینال ما عندہ الا
بترکها فاعلم ان فتنۃ الدنیا کثیرۃ
واعظم فتنتها الاموال وقال علیہ السلام
طلب الدنیا راس کل خطیئۃ وترک
الدنیا راس کل عبادۃ وقال علیہ
السلام ما شغلک عن اللہ فهو
صنمک ای فهو طاغوتک وروی
عن خواجہ جنید بغدادی رحمۃ
اللہ علیہ قال یحرم علی الفقیر فی
جمیع المذاهب ان یخالط اهل
الدنیا ویجیئ الی الملوک والسلاطین
قال علیہ السلام ایاک والملوک
فان خالفوک قتلوک وان وافقوک
اضلوک وحضرت رسالت پناہ را فرمان شد
ولا تمدن عینیک الی ما متعنا
بہ ازواجا منهم زهرۃ الحیوۃ
الدنیا لنفتنهم فیہ ورزق ربک
خیر وابقی وامر اهلک بالصلوۃ
واصطبر علیها لا نسئلک رزقا
(نحن نرزقک) قال علیہ السلام اذا
جاء السلوک علی باب الملوک
فبئس السلوک وبئس الملوک واذا جاء
الملوک علی باب السلوک فنعم الملوک

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے
پاس دنیا ذلیل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ نہیں دیتا
ہے کسی کو دنیا مگر دنیا ہی میں اور نہیں پاتا ہے کوئی
شخص اس چیز کو جو اللہ کے پاس ہے مگر (اس وقت
جب کہ) چھوڑ دیتا ہے دنیا کو بس واضح ہو کہ دنیا کے
فتنے بہت ہیں اون میں بڑا فتنہ اموال ہے اور آنحضرت
نے فرمایا کہ دنیا کی طلب ہر گناہ کا سر ہے اور ترک دنیا
ہر عبادت کا سر ہے اور آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو چیز
تمھیں اللہ تعالیٰ سے پھیرے وہ تمھارا صنم ہے یعنے وہ
تمھارا طاغوت ہے اور خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
سے مروی ہے کہ ہر مذہب میں فقیر پر اہل دنیا سے میل جول
رکھنا اور ملوک وسلاطین کے پاس آمد ورفت رکھنا
حرام ہے اور فرمایا علیہ السلام نے تم بادشاہوں
سے بچو اگر تمھارے مخالف ہو جائیں تو تم کو قتل کریں گے
اور اگر موافق ہوں تو تم کو گمراہ کریں گے۔ اور حضرت
رسالت پناہ ؐ (کو اللہ تعالیٰ کا) فرمان ہوا کہ اور تو
نہ دوڑا اپنی نظر اس چیز کی جانب جو ہم نے استعمال
کے لئے دیدی ہے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیوی زندگی
کی آرائش تاکہ ہم ان کو اوس میں آزمائیں اور تیرے
پروردگار کی دی ہوئی روزی (نبوت اور ہدایت)
بہتر اور زیادہ پائیدار ہے اور حکم کر اپنے گھر والوں کو
نماز کا اور خود بھی اس پر قائم رہ ہم تجھ سے روزی نہیں
مانگتے خود تجھے روزی دیتے ہیں۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ
جب سالکین (فقرا) بادشاہوں کے دروازے پر جائیں
تو برے سالک ہیں اور بادشاہ بھی برے ہیں اور جب سلاطین سالکین کے

ونعم السلوک وقال علی رضی اللہ عنہ بئس
الفقیر من یاتی علی باب الامیر وخیر
الامیر من یاتی علی باب الفقیر پس باید
دانست کہ طالب خدا را ترک دنیا لازم است وکار
دین بر آں عزیمت است پیروی آں اولی است
واگر وقتی عجز بشری بر وغالب آید بفرمودہ
حضرت میراں علیہ السلام عمل کند تا ماخوذ
نہ گردد چنانچہ نقل است از حضرت میراں سید محمد
مہدی موعود علیہ السلام کہ کسی ماندن بر خدائے تعالی
نتواند وہلاک می شود چہ کند پس حضرت میراں علیہ السلام
فرمودہ اند کہ برو دیک چیتل یا دو چیتل را کسب کند و
بخورد و باز فرمودند کہ ہاں ہوشیار باش وحرص نکنی و
زیادہ طلب نہ کنی خدا تعالے نخواہد پرسید چنانچہ خدائے
تعالی رخصت دادہ است کما قال سبحانہ وتعالی
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ حضرت میراں علیہ السلام
فرمودہ اند اما ہماں مقدار سوداگری یا کسب قوت
لایموت کند ومقصود او برائے قوت عبادت نباشد
بلکہ برائے ریا وریاست دنیا می کند طالب دنیا است
بحدیکہ ایں مقدار کہ رخصت دادہ شدہ است ہم طلب
نکند بلکہ بر توکل ظاہر چناں می نماید کہ زہد وریاضت
و گرسنگیہا و برہنگیہا می کشد لیکن مقصود او غیر خدا باشد
باوجود دیں تقوی و پرہیزگاری داخل دوزخ گردد
کما قال اللہ تعالی من کان یرید الحیوۃ الدنیا
وزینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہا وہم

ہاں آئیں تو وہ سالکین بھی اچھے ہیں اور سلاطین بھی۔
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا برا فقیر امیر کے
دروازے پر جانے والا اور اچھا امیر فقیر کے پاس
آنے والا ہے۔ پس جاننا چاہئے کہ خدائے تعالی
کے طالب کے لئے ترک دنیا لازم ہے۔ اور دین کا کام
اس پر طالب خدا پر عزیمت ہے اور پیروی اوسکی اولی ہے اور اگر کسی وقت
بشری عاجزی اس پر غالب آئے۔ حضرت مہدیؑ
کے فرمان پر عمل کرے تاکہ (اللہ کے پاس) گرفتار نہو
چنانچہ حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام سے
نقل ہے کہ (کسی نے حضرت سے عرض کیا کہ کوئی (تارک)
دنیا شخص خدائے تعالی پر (تین دن سے زائد فقر وفاقہ
میں) نہیں رہ سکتا اور ہلاک ہوجاتا ہے تو کیا کرے؟
پس حضرت مہدی نے فرمایا کہ جائے ایک دو ٹکے کسب
کرے اور کھائے اور پھر فرمایا کہ ہاں ہشیار رہے اور حرص
نہ کرے اور زیادہ طلب نہ کرے خدا تعالی نہیں پوچھے گا۔
چنانچہ خدائے تعالے نے رخصت دی ہے جیساکہ فرمایا خدائے
پاک دیرتر نے کہ پھر جو کوئی ناچار ہوجائے کہ نہ عدول حکمی
کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کچھ گناہ
نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا
لیکن اسی مقدار (ٹکے دو ٹکے کی) سوداگری اور یا اتنی غذا کا
کسب کرتا ہو کہ جس سے زندگی برقرار رہے اور اوس کسب کا
مقصود عبادت کی قوت کیلئے نہو بلکہ ریا اور ریاست دنیا
کے لئے کسب کرتا ہو تو دنیا کا طالب ہے یہاں تک کہ یہ مقدار
بھی کہ جسکی رخصت دیگئی ہے طلب نہیں کرتا بلکہ بظاہر ایسا متوکل
دکھائی دیتا ہے کہ ہمیشہ پرہیزگاری ریاضت فقر وفاقہ اور برہنگی
میں بسر کرتا ہے لیکن اوس کا مقصود غیر خدا (دنیا) ہے باوجود اس

فیہا لا یبخسون اولئک الذین لیس
لہم فی الاخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا
فیہا وباطل ما کانوا یعملون۔ وایضا قل
ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین
ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا الآیۃ و
ایضا من کان یرید العاجلۃ عجلنا
لہ فیہا ما نشاء الایۃ درین باب نقل ہائے
حضرت میراں علیہ السلام برائے تائید آیت ہائے قرآن
واحادیث بسیار اند اما مختصر کردہ شدہ تا کیفیت
دراز نگردد بعضے اولیا امت مرحومہ ہمچو ابراہیم ادہمؒ
ورابعہ بصریؒ درین باب فرمودہ اند کہ اگر درویش
راسہ روز فاقہ گزرد تا بمیرد ولیکن کسب نکند تا دیت
بر قاتل لازم آید۔ فرد

مرکشتۂ خلق را دیت دینار است
مرکشتۂ حق را دیت دیدار است

بعد از شنیدن این گفتار حضرت میراں علیہ السلام
فرمودند کہ ابراہیم ادہمؒ ورابعہ بصریؒ عزیمت فرمودند
اگر کسی بر عزیمت ماندن نتواند خدائے تعالےٰ درکلام
خویش رخصت ہم فرمودہ است قال اللہ تعالیٰ
انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر
وما اھل بہ لغیر اللہ فمن اضطر غیر
باغ ولا عاد فلا اثم علیہ ان اللہ
غفور رحیم (جزء ۲ رکوع ۵) وخدائے تعالیٰ
نفرمودہ کہ جنات دنیا را بطلبند وپاکانیکہ طالب دنیا
باشند سوی ایشاں میل کنند وبجانہ ایشاں بروند

تقوےٰ و پرہیزگاری کے دوزخ میں داخل ہوتا ہے
چنانچہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی چاہتا ہے
دنیا کی زندگی اور دنیوی رونق ہم پورا پھر دیتے ہیں
اون کو اون کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں اور وہ یہاں
نقصان میں نہیں رہتے یہی ہیں جن کے لئے کچھ نہیں
آخرت میں سوائے آگ کے اور مٹ گیا جو کچھ کیا تھا
دنیا میں اور نیست و نابود ہوگیا جو وہ کرتے تھے اور
نیز اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہدے کہ (کہو تو) ہم تم کو وہ
لوگ بتائیں جو بڑے گھاٹے میں ہیں اعمال کے اعتبار
سے وہ لوگ ہیں جن کی کوشش گئی گذری ہوئی دنیا کی
زندگی میں الخ اور نیز فرماتا ہے کہ جو شخص دنیا کا طالب
ہو ہم جلد دیدیتے ہیں اس کو اسی میں جتنا چاہیں الخ
اس باب میں ـــــ حضرت مہدی علیہ السلام کے
نقول کی تائید میں بہت سی آیتیں اور حدیثیں ہیں لیکن مختصر
کیا گیا تاکہ کیفیت دراز نہ ہو اور امت مرحومہ کے
بعض اولیا مثلاً ابراہیم ادہمؒ اور رابعہ بصریؒ نے
اس باب میں فرمایا کہ اگر درویش پر تین روز تک
فاقہ ہو تو بھی مر جائے ولیکن کسب نہ کرے تاکہ
بدلہ قاتل پر لازم آئے۔ فرد۔ خلق کے مارے ہوئے
کا بدلہ دینار (روپیہ پیسہ) ہے حق کے مارے ہوئے
کا بدلہ حق کا دیدار ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے
ان کی گفتار کو سن کر فرمایا کہ ابراہیم ادہمؒ اور رابعہ
بصریؒ نے عزیمت (عالیت) بیان فرمائی ہے۔ اگر
کوئی تارک دنیا؛ عزیمت پر قایم نہیں رہ سکتا ہے
تو خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام میں رخصت بھی بیان

وازایشاں چیزے بخواہند حضرت میراں علیہ السلام ہم
ایں رخصت ندادہ اند بلکہ درباب ایشاں آیت ہائے
قرآن خواندہ اند کما قال اللہ تعالیٰ من کان یرید
الحیوۃ الدنیا و زینتہا الایۃ و دیگر قل ھل
ننبئکم تاھزوا و دیگر وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ
ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ
اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ (جزء ۱۲
رکوع ۱۰) و بدیں مثال آیت ہائے قرآن بسیار بالا مذکور
شدہ اند پس بداں اے برادر چونکہ فرمودہ حضرت میراں
علیہ السلام درباب ترک دنیا موافق قرآن و احادیث
و اقوال صحابہ و تابعین درست و راست آمدہ پس ہرکہ
مصدق مہدی علیہ السلام باشد او را از دنیا ترک باید
کرد و نفس را از ارادۂ دنیا باز دارد و اگر در وقت تنگی
عجز بشری غالب آید آں را رخصت از قرآن بشرطیکہ
مشروط شدہ آں ظاہر است کقولہ تعالیٰ فمن
اضطر غیر باغ الایۃ پس اگر کسی برخلاف ایں حکم

فرمائی ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔۔۔ اس نے تو حرام کیا ہے
تم پر مردہ اور خون اور سور کا گوشت اور جس پر نام پکارا
جائے اللہ کے غیر کا پھر جو کوئی ناچار ہو جائے کہ نہ عدول
حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کچھ گناہ
نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور خدائے تعالیٰ
نے یہ نہیں فرمایا کہ دنیا کی زندگی طلب کریں اور جو دنیا کے
طالب ہیں ان کی طرف توجہ کریں اور ان کے گھر پر جائیں
اور ان سے کوئی چیز چاہیں - حضرت مہدیؑ نے بھی یہ
رخصت نہیں دی ہے بلکہ ان کے متعلق قرآن کی آیتیں
پڑھی ہیں - چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی چاہتا
دنیا کی زندگی اور دنیوی رونق الخ اور فرماتا ہے
قل ھل ننبئکم تاھزوا اور نہ جھکو ان کی
جو ظالم ہیں (ورنہ) آلگے گی تم کو آگ اور کوئی نہیں
اللہ کے سوا مددگار اور پھر کہیں مدد نہ پاؤ گے اور ایسی
بہت سی قرآن کی آیتیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں - پس
جان اے بھائی چونکہ حضرت مہدیؑ نے ترک دنیا

لہ قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا اولٰئک الذین کفروا بآیات ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا ذلک جزاؤھم جہنم بما کفروا واتخذوا آیتی و رسلی ھزوا (جزء ۱۶ رکوع ۳) (کہو تو) ہم تم کو وہ لوگ بتائیں جو بڑے گھاٹے میں ہیں اعمال کے اعتبار سے وہ لوگ ہیں جن کی کوشش گئی گزری ہوئی دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے نہ مانا اپنے رب کی آیتوں اور اس کے دیدار کو پس اکارت ہو گئے اون کے عمل تو ہم نہ قائم کریں گے ان کے لئے قیامت کے دن تول یہ ان کا بدلہ جہنم ہے اس سبب سے کہ انہوں نے کفر کیا اور بنایا میری آیتوں اور رسولوں کو ٹھٹھا ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت کانت لھم جنت الفردوس نزلا خلدین فیھا الخ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے (ترک حیات دنیا کئے) ان کے لئے فردوس کے باغ ہیں مہمانی کو جنہیں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

دعوی بے دلیل می کند و در رخصت شرط بلا مشروط نماید
و در طلب خدای دعوائے بے معنے در خلق پیدا می کند او را
منفعت ایمان نشود کما قال اللہ تعالیٰ لِمَ تقولون
ما لا تفعلون وایضاً اَتَامُرُونَ النَّاسَ بِالبِرِّ
وَتَنسَونَ اَنفُسَکُم وَاَنتُم تَتلُونَ الکِتَابَ اَفَلَا
تعقلون (جزو ا رکوع ۵) پس باید دانست کہ بغیر
ترک دنیا ایمان نیست و طالب حق را فرض است کہ
ترک دنیا بکند و خود را در حدود دین کہ بالا مذکور شدہ
است بدارد و گرنہ از گفتار زبان کہ دعوی ترک دنیا
کردہ در دانش خود میداند کہ سزاوار مغفرت می باشم
خطای عظیم و عطای جحیم است کما قال اللہ تعالیٰ
فاما من طغیٰ و اٰثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم
ھی الماویٰ۔ و ہمچنان نقل از زبان حضرت میراں ع
وضوح شدہ است کہ قبولیت بندہ عمل است بغیر عمل
قبولیت بندہ مردود فانظر ایہا المنصف قال ع
لا راحۃ للمومنین دون لقاء اللہ تعالیٰ

کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے قرآن اور احادیث اور اقوال
صحابہ و تابعین نبوت کے موافق راست و درست
ہو چکا پس جو شخص کہ مہدی ع کی تصدیق (مقبل مومن
و منکر کافر کا اقرار) کرنے والا ہے اوس کو چاہئے کہ ترک دنیا
کرے اور اپنے نفس کو دنیا کے ارادہ سے باز رکھے اور اگر
تنگی کے وقت بشری عاجزی غالب آئے تو اس کے لئے قرآن
سے رخصت جو شرط کے ساتھ مشروط ہے دیگئی ہے ظاہر ہے
مانند قول اللہ تعالیٰ کے بعد جو کوئی ناچار ہو جائے کہ نہ عدول
حکمی کرنے والا ہو الخ پس اگر کوئی (تارک الدنیا) شخص اس
حکم کے خلاف میں بے دلیل دعوے کرتا ہے اور رخصت کیلئے
جو شرط ہے اس کو بلا مشروط بیان کرتا ہے اور خدا کی طلب
کا بے معنے دعوے خلق پر ظاہر کرتا ہے تو اس کو ایمان
سے نفع نہ ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کس لئے
کہتے ہو تم وہ بات جس پر تم عمل نہیں کرتے اور نیز اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا
اور بھولتے ہو اپنے آپ کو حالانکہ پڑھتے ہو کتاب کیا
تم سمجھتے نہیں پس جاننا چاہئے کہ ترک دنیا بغیر ایمان
نہیں ہے اور حق کے طالب کیلئے فرض ہے کہ ترک دنیا کرے
اور دین کے حدود جو اوپر مذکور ہوئے خود کو ان حدود پر
قائم رکھے وگرنہ زبانی باتوں سے جو ترک دنیا کا دعوے
کیا ہے دل میں خود کو سزاوار مغفرت سمجھ جائے تو یہ اوس کی
بڑی خطا اور اس کے لئے جہنم کی عطا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے کہ تو جس شخص نے سرکشی کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا
تو بے شک دوزخ ہی اوس کا ٹھکانا ہے اور اسی طرح
نقل شریف حضرت مہدی کی زبان مبارک سے صادر ہوئی ہے

کہ بندہ کو قبول کرنا عمل کرنا ہے بے عمل بندہ کی قبولیت
مردود ہے پس غور کر اے منصف کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ
مومنوں کو اللہ تعالےٰ کے دیدار کئے بغیر
راحت نہیں۔

بنگر از نظرِ شوق تا کہ شوی صاحبِ ذوق
دیگر واضح باد کہ طالبِ خدائی را بعد از ترک
دنیا و ترک علائق عزلت از خلق فرض است
چنانچہ نقل حضرت امام علیہ السلام کہ طالب
حق را چہار حجاب انداز ان دو در وسع امکان اند
یعنے ترک دنیا و عزلت از خلق و از نفس و
شیطان پناہ بجوید تا ایمان سلامت باشد و آنچہ
احکام و حدود ترک دنیا است بالا مذکور شدہ
است و حجاب دوم کہ عزلت از خلق و قطع علائق
است آں را حضرت میراں علیہ السلام بدیں
عبارت فرمودہ اند کہ بر طالب خدا چہ چیز
فرض است کہ بداں بخدا رسد فرمودند کہ آں
چیز عشق است باز فرمودند کہ عشق چگونہ حاصل
شود باز فرمودند کہ توجہ دل دائم بسوئی حق
داشتہ باشد چنانچہ در دل ہیچ چیز مائل نشود و
برائے ایں معنے ہمیشہ خلوت اختیار کند و با
ہیچ کس نہ پرداز د نہ با یار و نہ با اغیار در استادن
و نشستن و غلطیدن و خوردن و آشامیدن در
ہمہ حال ملاحظہ حق کند بلکہ یک ذرہ با مخلوق
احتیاج نکند چوں مومناں را یقین آمد بر فرمودۂ
خدا و وعدہ او پس حبس کردند ذات خود را از میل

شوق کی آنکھ سے دیکھ تا کہ تو صاحب ذوق بنے
دیگر واضح ہو کہ خدائے تعالےٰ کے طالب پر ترک دنیا
اور ترک علائق کے بعد مخلوق سے الگ رہنا فرض ہے
چنانچہ حضرت امام ؑ کی نقل مبارک ہے کہ حق کے
طالب کے لئے چار پردے ہیں ان میں سے دو یعنے
دنیا کو چھوڑنا اور مخلوق سے الگ رہنا انسان
سے ہو سکتا ہے اور نفس و شیطان کے متعلق خدا
سے پناہ مانگے تا کہ ایمان سلامت رہے اور جو کچھ
احکام و حدود ترک دنیا ہیں اوپر مذکور ہو چکے۔ اور
دوسرا حجاب جو مخلوق سے الگ رہنا اور قطع علائق
کرنا ہے اس کو حضرت مہدی ؑ نے اس عبارت
میں فرمایا ہے کہ خدا کے طالب پر کیا چیز فرض
ہے جس کی وجہ سے خدا کو پہنچ سکتا ہے۔ فرمایا
کہ وہ چیز عشق ہے۔ پھر فرمایا کہ عشق کیوں کر حاصل
ہوتا ہے؟ پھر فرمایا کہ دل کی توجہ ہمیشہ خدا کی طرف
رکھے اس طرح کہ دل میں کوئی چیز مائل نہ ہو اور
اس معنے کے لئے ہمیشہ گوشہ نشینی اختیار کرے
اور کسی شخص کے ساتھ مشغول نہ ہو نہ دوست احباب
کے ساتھ اور نہ اغیار کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے، لیٹنے
کھانے، پینے بلکہ ہر حالت میں حق کی طرف نظر کرے
بلکہ مخلوق سے ایک ذرہ کا محتاج نہ ہو چونکہ مومنوں کو

کردن سوئے دنیاداران از جہت معاش خویش لا
نہم لایتملقون بابناء الدنیا بکلام
اللین لجہۃ المعاش پس صفت گروہ مہدی علیہ
السلام اینست کہ از خلق حظ نفس خود نجویند بلکہ بر خالق
خود اعتماد کنند و ذات خویش راحبس کنند در راہ خدائے
تعالیٰ کما قال سبحانہ و تعالیٰ للفقراء الذین
احصروا فی سبیل اللہ ای حبسوا انفسہم
عن المیل الی غیر اللہ فی مجلس من مراقبۃ
اللہ ناظرون من اللہ الی اللہ راضون بقضاءِ
اللہ فی مراد اللہ صابرون فی بلاء اللہ محتسبون
للہ فی مجاہدۃ انفسہم لاینقضون عہد
میثاق الازل الی الاجل ای الذین وصفہم
اللہ باحصار نفوسہم عن التعرض الی غیر
اللہ بالرمز والاشارۃ قولہ تعالیٰ لایستطیعون
ضربا فی الارض ای لایتفرقون عن مجالستہم
ومراقبتہم من قوۃ الحال وغلبۃ الذکر علیہم
واشتغالہم بمشاہدۃ سیدہم وشدۃ
محبتہم وکثرۃ عشقہم وحقیقۃ یقینہم
بربہم بطلب معاشہم وحوائجہم لانہ
غلب علیہم صحۃ التوکل وحسن الرضا وحقیقۃ
التسلیم وہم کانوا یفوضون جمیع امورہم
الی اللہ ویسکنون بوعدہ قولہ تعالیٰ یحسبہم
الجاہل اغنیاء من التعفف لانہم لا
یتملقون عند ابناء الدنیا بکلام اللین واظہار
الشفقۃ ولا یظہرون احوالہم لاجل

خدائے تعالیٰ کے وعدہ و فرمان پر کامل یقین ہوچکا تو پس انہوں(نے)
معاش (اپنی زندگی) کیلئے دنیاداروں کی طرف توجہ کرنے
سے اپنی ذاتوں کو قید کرلیا کیوں کہ وہ ابناء دنیا (دنیا کے ساتھی)
کے پاس چاپلوسی نہیں کرتے نرم نرم باتوں سے معاش حاصل
کرنے کے لئے پس مہدی کے گروہ کی صفت یہ ہے کہ مخلوق سے
اپنے نفس کو محظوظ نہیں کرتے بلکہ اپنے خالق پر بھروسہ کرتے
ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی ذات کو قید کردیتے ہیں چنانچہ
خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ خیرات ان فقیروں کیلئے ہے جو
قید کئے گئے ہیں اللہ کی راہ میں یعنے اپنی ذاتوں کو ایک جگہ اللہ
کے مراقبہ میں بیٹھ کر غیر اللہ کی طرف توجہ کرنے سے روکے ہوئے
ہیں اللہ کو اللہ ہی سے دیکھتے ہیں اللہ کی قضا پر راضی ہیں
اللہ کے منشاء کے موافق اللہ کی بلا پر صابر ہیں اپنے نفس کے مجاہدہ
میں اللہ کیلئے قید ہیں مرنے تک میثاق ازل کے وعدہ کو توڑتے
نہیں یعنے غیر اللہ سے روگرداں ہونے کی وجہ سے اللہ نے
اشارۃ و کنایۃ احصار نفوس کے الفاظ میں ان کا وصف
بیان فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین میں چل نہیں سکتے
یعنے اپنے مقام نشست اور اپنے مراقبہ کو چھوڑ کر حال قوی
ہونے اور ذکر غالب ہونے اور پیر کے مشاہدے میں مشغول
ہوئے محبت کی شدت ہونے اور عشق کی کثرت ہونے اور
اپنے رب پر پکا یقین ہونے کی وجہ سے طلب معاش (رزق
اور روپے کی طلب میں) ادھر اُدھر مارے مارے نہیں پھرتے
کیوں کہ توکل کی صحت رضا کا حسن اور تسلیم کی حقیقت ان
پر چھا گئی ہے یہی لوگ اپنے سب کاروبار خدا کے حوالہ کرتے
ہیں اور اس کے وعدے پر ٹھیرے ہوئے ہیں اللہ کا قول انہی
پر صادق آتا ہے وہ یہ ہے کہ ان کی بے نیازی کو دیکھ کر جاہل

الریاء والسمعة شفقة باحوالهم مع شدة افتقارهم الی الله وصف الجاهل بقلة المعرفة باحوالهم لان العالم یعرف بنور العلم والایمان قوله تعالی تعرفهم بسیماهم بشارة الحق بوجوههم وبهجة نور المعرفة فی قلوبهم لان الله تعالی لبس علی وجوههم سناء الصفات ولبس جباههم نور جمال الذات ای تعرفهم بهذه الصفات لانهم الاتقیاء الاصفیاء الذین لایرکنون الی الخلق بسبب الدنیا وزینتها ولذا هم صابرون محتسبون فی الله وبندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند که السوال الحاف قوله تعالی لا یسئلون الناس الحافاً ای لا ینظرون الی اهل الدنیا ولا یبغون حظوظ انفسهم من الخلق ولکن ینظرون الی الاخوان فی الله تلطفا وتعطفا عن المیل لا الی مالوفات الطبع والهواء وایضا

انہیں تو انگر سمجھتا ہے کیوں کہ وہ ابناء دنیا (دنیا کے لوگوں) کی چاپلوسی نرم باتوں سے اور اظہار شفقت سے نہیں کرتے اور دکھاوے اور شہرت کے لئے اپنا اظہار حال ان کو مہربان بنانے کی خاطر نہیں کرتے باوجود اس کے کہ وہ اپنے خدا کے بہت محتاج ہوتے ہیں جاہل ان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ان کو تو انگر سمجھتا ہے صاحب علم آدمی نور علم و ایمان سے ان کو پہچان لیتا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تو انہیں انکی پیشانی سے پہچان لے گا۔ ان کے چہروں پر حق کی بشارت ہوتی ہے اور نور معرفت کی تازگی ان کے دلوں میں ہوتی ہے کیوں کہ اللہ تعالے ان کے چہروں پر صفات کی چمک پیدا کر دیتا ہے اور انکی پیشانی پر جمال ذات کا نور چمکا دیتا ہے ان صفات کو دیکھ کر تو انہیں پہچان لیتا ہے کیوں کہ وہ برگزیدہ پرہیزگار ہیں جو مخلوق کی طرف دنیا اور زینت دنیا کی خاطر مائل نہیں ہوتے صابر ہیں اور اللہ کی محبت میں قید ہیں اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ سوال الحاف ہوا کرتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے اصرار کر کے سوال نہیں کرتے یعنے اہل دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اپنے نفسانی خواہشات کو نہیں چاہتے ہاں وہ اپنے اخوان فی اللہ پر بڑی نظر عنایت رکھتے ہیں ان کی نظر اپنے خواہشات اور طبیعت کے مالوف چیزوں پر نہیں ہوتی۔

حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کسی راکسی ملاقات کند او را مضطر نگویند و نیز معلوم باد که بندگی میاں سید خوندمیرؓ از گجرات ہجرت کردہ بجالور رفتند آنجا خواجہ محمود عرض کرد اگر فرمایند تا گرد و نہا فرستادہ برائے جماعت خانہ

اور نیز حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کسی تارک دنیا شخص سے کوئی (تارک دنیا) ملاقات کرے تو اوس کو مضطر نہ کہیں اور نیز معلوم ہو کہ بندگی میاں سیّد خوندمیر گجرات سے ہجرت فرما کر جالور تشریف لے گئے وہاں خواجہ محمود نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو

چو بهادکاه بیاریم بندگی میاں رضی اللہ عنہ فرمودند کہ
حاجت نیست باز خواجہ محمود عرض کرد کہ آبستان
آمدہ است برای نماز برادراں را تشویش شود فرمودند
کہ تشویش نخواہد شد درمیان خانہائے خود نماز کنند
بعضے برادران عرض کردند چرا قبول نہ کنید بندگی میاں
رضی اللہ عنہ فرمودند کہ اہل نفس را ہرگز فرمایش نباید
کرد کہ فی الحال بریدہ شود وہمہ کساں را معلوم است کہ
خواجہ محمود چنیں موافق بود کہ بعد از چند سال ترک دنیا
کردہ در دائرہ بندگی ملک الہداد رحمۃ اللہ علیہ آمدہ خوب
حال بزود نقل شد و نیز معلوم باد کہ بندگی میاں رضی اللہ
عنہ یک گردون و دو گاؤ از جہت برادران دائرہ داشتہ
بودند کہ مبادا پیش کسی بطلبند کما قال علیہ السلام
استغنوا عن الناس ولو بشوص السواک
ایں مقدار با خلق محتاج مشوید و از طلب یاری ایشاں
بتعد نمائید و در جمہور امور با خالق پناہ گیرید تا در بساط
قرب حق جائے یابید کما قال علیہ السلام **الطمع
خمر یذبح بھا القلب** پس ما را باید کہ طمع و تملق
بر داریم و دل خود را ذبح نکنیم۔

نظم

ز دنیا اہل آں چوں تیر بگریز
چو بگریزی ازو دیگر مہیا میز
علائق ہائے دنیا قطع گردا)
حزیں دل باش در دی چوں غریباں

گاڑیاں بھیج کر جماعت خانہ (مسجد) کے لئے لکڑیاں اور
گھاس لاتا ہوں۔ بندگی میاں نے فرمایا کہ حاجت نہیں
پھر خواجہ محمود نے عرض کیا کہ بارش کا موسم آیا ہے
برادران دائرہ کو نماز کے وقت تشویش ہوگی فرمایا کہ
تشویش نہیں ہوگی۔ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں
گے بعضے برادروں نے عرض کیا کہ کس لئے قبول نہیں
فرماتے تو بندگی میاں نے فرمایا کہ اہل نفس سے ہرگز
فرمائش نہیں کرنی چاہئے کہ فی الحال لوٹ جاتا ہے
حالانکہ سب لوگ جانتے ہیں کہ خواجہ محمود ایسا موافق
تھا کہ (اس واقعہ کے) چند سال بعد ترک دنیا کر کے
بندگی ملک الہداد کے دائرہ میں آکر اچھی حالت میں
جلد انتقال کیا۔ اور نیز معلوم ہو کہ بندگی میاں رضی اللہ
عنہ نے برادران دائرہ کے لئے ایک گاڑی دو بیل رکھے
تھے کہ کہیں کسی سے طلب نہ کریں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ
اگرچہ کہ مسواک شوئی ہی کیوں نہ ہو اس قدر بھی خلق
کے محتاج مت ہو اور انکی مدد کی طلب سے دور رہو
اور تمام کاموں میں خالق سے پناہ لو تا کہ قرب حق کے
فرش پر جگہ پاؤ چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حرص خنجر ہے اس سے
دل ذبح ہو جاتا ہے پس ہم کو چاہئے کہ حرص اور چاپلوسی
چھوڑ دیں اور اپنے دل کو ذبح نہ کریں۔ نظم

دنیا اور اہل دنیا سے تیر کی طرح بھاگ
اون سے بھاگ جانے کے بعد پھر اون سے مت مل
دنیا کے تمام علائق کو توڑ دے
دنیا میں غریبوں کی طرح مغموم دل رہ

چنانچہ نقل است کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ
فرمودند کہ بعد از حضرت میراں علیہ السلام حیات این بندہ
بست سال شدہ دراں بست سال بست جا اخراج
وہجرت شدہ است وایضاً فی مختصر احیاء العلوم
فی باب السادس فی العزلۃ روی عن عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہما انہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قال سیاتی علی الناس
زمان لایسلم لذی دین دینہ الا من فر
بدینہ من قریۃ الی قریۃ ومن شاھق
الی شاھق ومن حجر الی حجر کالثعلب الذی
یروغ وقیل لہ ومتی ذلک یا رسول
اللہ قال اذا لم تنل المعیشۃ الا بمعاصی
اللہ تعالی فاذا کان ذالک الزمان حلت
الغروبۃ قالو وکیف ذالک یا رسول
اللہ وقد امرتنا بالتزویج قال اذا
کان ذلک الزمان کان ھلاک الرجل علی
یدی ابویہ فان لم یکن لہ ابوان فعلی
یدی زوجتہ وولدہ فان لم یکن لہ
زوجتہ وولدہ فعلی یدی قرابتہ قالوا
وکیف ذالک یا رسول اللہ قال یعیرونہ
بضیق الید فیتکلف مالا یطیق حتی یوردہ
ذالک موارد الھلکۃ ولست اقول
ھذا اوان ذالک الزمان فلقد کان ھذا
باعصار قبل ھذا العصر ولاجلہ قال سفیان
الثوری واللہ لقد وجبت العزلۃ قال

چنانچہ نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ
حضرت مہدیؑ کے وصال کے بعد میری حیات بیس سال
ہوئی اور اون بیس سال میں بیس جگہ اخراج اور ہجرت
ہوئی ہے اور مختصر احیاء العلوم کے چھٹے باب میں عزلت
کے بیان میں عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قریب میں لوگوں
پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ نہیں سلامت رہے گا صاحب
دین کے لئے دین اوس کا مگر اس شخص کا جو اپنے دین
کو لے کر ایک قریہ سے دوسرے قریہ میں ایک پہاڑ
سے دوسرے پہاڑ کی طرف اور ایک پتھر سے دوسرے
پتھر کی طرف بھاگے مانند اوس لومڑی کے جو بہانہ
کرنے لگتی ہے۔ عرض کیا گیا کب ہوگا اس طرح یا رسول اللہ
تو آپ نے فرمایا جب روزگار سوائے خدا کی معصیت
کے نہ ملے جب یہ وقت آئے گا تو بغیر عورت حلالہ کے
رہنا (بے شادی شدہ رہنا) حلال ہوجائے گا۔
عرض کئے یا رسول اللہ وہ زمانہ کیسا ہوگا حالانکہ آپ نے
نکاح کرنے کا حکم دیا ہے تو فرمایا جب یہ وقت آئے گا
تو ہلاک ہوگا آدمی اپنے ماں باپ کے ہاتھوں پر پس اگر
ماں باپ نہوں گے تو اپنی بیوی اور بچے کے ہاتھوں پر
پس اگر اس کو عورت، بچے نہ ہوں تو اپنے قرابتداروں
کے ہاتھوں پر ہلاک ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
یہ کس طرح ہوگا تو فرمایا کہ لوگ اوس کو تنگ دستی کا عیب
لگائیں گے تو طاقت سے زیادہ تکلیف اٹھائے گا حتی
کہ مقام ہلاکت کو پہونچ جائیگا اور یہ باتیں آجکل کی نہیں ہیں
اس زمانہ سے پہلے ہی یہ حالت ہوچکی ہے اسی وجہ

عمرؓ خذوا بحظكم من العزلة وقال ابن سيرين العزلة
اعبادة قال الفضيل كفى بالله محبا
وبالقرآن مونسا وبالموت واعظا وقيل
اتخذ الله صاحبا ودع الناس جانبا وقال
ابو الربيع الزاهد لداؤد الطائی عظنی
قال صم عن الدنيا واجعل فطرك الآخرة
وفر من الناس فرارك من الاسد وقال
الحسن البصری رحمة الله عليه كلمات
احفظهن من التورية قنع ابن آدم فا
ستغنى اعتزل الناس فسلم ترك الشهوات
فصار حرا ترك الحسد فظهرت مروته
صبر قليلا فتمتع طويلا وقال وهيب
بن الورد بلغنا ان الحكمة عشرة اجزاء
تسعة منها فى الصمت والعاشر فى عزلة
الناس وقال سفيان الثوری هذا وقت السكوت
وملازمة البيوت قال ابراهيم النخعی
لرجل تفقه ثم اعتزل قال ابن عباس
رضی الله عنهما افضل المجالس مجلس فی
قعر بيتك لا ترى ولا ترى - اما من المائلين
الى المخالطة فاحتجوا بقوله تعالى ولا تكونوا
كالذين تفرقوا واختلفوا الآية و
بقوله تعالى فالف بين قلوبكم امتن على
الناس بسبب التاليف وهذا ضعيف لقوله
عليه السلام لعبد الله ابن عامر الجهنی لما
قال يا رسول الله ما النجاة قال ليسعك

سفیان ثوری نے فرمایا کہ واللہ عزلت واجب ہو گئی ہے
عمرؓ نے فرمایا تم عزلت سے فائدہ اٹھایا کرو۔ ابن سیرین
کا قول ہے کہ عزلت عبادت ہے۔ فضیل کہتے ہیں اللہ
کافی دوست ہے۔ قرآن کافی مونس ہے اور موت کافی
واعظ ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ اللہ کو دوست
بناؤ اور لوگوں کو ایک طرف رکھ چھوڑو اور ابو ربیع
زاہد نے داؤد طائی سے کہا کہ آپ مجھ کو کچھ نصیحت
کیجئے تو فرمایا دنیا سے روزہ رکھو اور آخرت سے
افطار کرو لوگوں سے بھاگو جیسا کہ شیر سے بھاگتے ہیں
حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ میں نے توریت سے چند
باتیں یاد کرلی ہیں وہ یہ کہ ابن آدم نے قناعت کی اس لئے
تونگر ہو گیا لوگوں سے کنارہ کشی کی اس لئے سلامت رہا
شہوتوں کو چھوڑ دیا اس لئے آزاد ہو گیا۔ حسد کو چھوڑ دیا
اس لئے مردانگی پہ غالب آگیا (مرد بن گیا) تھوڑا سا
صبر کیا بہت فائدہ اٹھایا وہیب بن ورد کہتے ہیں ہم کو
یہ بات پہنچی ہے کہ حکمت دس باتوں کا نام ہے جن میں
سے نو خاموشی میں ہیں اور دسویں بات عزلت میں ہے
سفیان ثوری نے کہا یہ زمانہ ایسا ہے کہ یہ وقت سکوت
اختیار کرنے اور گھروں میں بیٹھے رہنے کا ہے ابراہیم نخعی
نے ایک آدمی سے کہا کہ علم فقہ سیکھ لو پھر عزلت اختیار
کرلو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سب سے بہتر
نشست گاہ تیرے گھر کے تہ خانے کی ہے جہاں سے تو
نہ کسی کو دیکھے اور نہ کوئی تجھے دیکھے جو لوگ میل جول کے
خواہش مند ہیں تو انہوں نے اللہ کے اس فرمان سے
دلیل لائی ہے ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا

بیتك واصمت علیك لسانك وابك علی
خطیئتك واعلم ان فوائد المخالطة کثیرة
وهی التعلیم والنفع والانتفاع والتادیب
ونیل الثواب واثالته فی القیام بالحقوق
والاعتیاد والتواضع واستفادة التجارب
من مشاهدة الاحوال والاعتبار بها۔ حضرت
میراں علیہ السلام فرمودند کہ صحبت صادقان لازم است
چرا کہ بغیر صحبت صادقان در ارکان دین فقیہ نشود و
صفت صادقان خدائے تعالیٰ در کلام خویش فرمودہ است
درباب مہاجران کقولہ تعالیٰ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ
الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ
يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۵
(جزو ۲۸ رکوع ۴) وایضا درباب مومنان مصدقان
می فرماید کقولہ تعالیٰ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ
آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَ
جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (جزو ۲۶ رکوع ۱۴)
چوں کہ طالب خدا در صحبتِ صادقان در آید باید
کہ خود را از علائق دنیا و از صحبت طالبِ دنیا باز
دارد چنانچہ نقل است از حضرت میراں علیہ السلام
اگر کسی ہجرت کردہ از گجرات بخراساں رفتہ باشد و قرابتاں
او در گجرات باشند اگر میل دل سوئے قرابتاں کند
آں کس ظالم باشد ایں نقل الظہر است حضرت
میراں علیہ السلام در حقائق ایشاں ایں آیتہا خواندند
یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا اباءکم

(مت ہو تم اون لوگوں کے مانند جو متفرق اور مختلف ہوگئے)
اور قول سے اللہ تعالیٰ کے فالف بین قلوبکم (پھر
اسی نے الفت پیدا کی تمھارے دلوں میں) اللہ نے اپنے
اس قول میں الفت پیدا کرنے سے لوگوں پر احسان
جتایا ہے ان کا یہ احتجاج حجت لانا) ضعیف ہے کیونکہ
رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ ابن عامر جہنی سے فرمایا کہ
جب کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ نجات کیا چیز ہے
تو فرمایا تیرا گھر تجھے سما لے (عزلت نشین ہوجائے) اور
اپنی زبان کو تھام لے اور اپنی خطا پر رو واضح ہو کہ میل
جول کے فوائد بھی بہت ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) کسی کو
تعلیم دینا (۲) کسی کو نفع بخشنا (۳) کسی سے نفع اٹھانا
(۴) کسی کو ادب سکھانا (۵) ثواب حاصل کرنا (۶) حقوق کی
بجا آوری میں کسی کو فائدہ پہنچانا (۷) بیمار پرسی کرنا (۸)
تواضع سے پیش آنا (۹) احوال کے مشاہدہ سے تجربے اٹھانا
(۱۰) احوال کے مشاہدے سے عبرت حاصل کرنا حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ صادقوں کی صحبت لازم ہے اس لئے کہ صادقوں
کی صحبت کے بغیر دین مہدیؑ کے ارکان کا عالم نہیں
ہو سکتا خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں صادقوں
کی صفت مہاجروں کے باب میں بیان فرمائی چنانچہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خیرات ان مہاجرین فقراء کے لئے
ہے جو نکالے گئے ہیں اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے
طلب کرتے ہیں اللہ کا فضل اور رضامندی اور مدد کرتے
ہیں اللہ اور اس کے رسول کی یہی لوگ صادقین ہیں
اور نیز مصدق مومنوں کے باب میں اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ بس ایمان والے وہی ہیں جو ایمان لائے اللہ اور اسکے رسول پر پھر شک و شبہ

واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان
ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظلمون
قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم و
ازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا
وتجارۃ تخشون کسادھا ومسٰکن ترضونھا
احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی
سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ
واللہ لایھدی القوم الفسقین (جزء ۱۰ رکوع ۹)
وبدیں مانند آیتھائے قرآن بسیار است پس کسانیکہ ایں زماں
قرآن را بیاں میکنند برایشاں لازم است کہ خلاف
قرآن ومھدی علیہ السلام نکنند ایشاں را مانع شوند بلکہ
اجماع شدہ میاں یک دیگر موافق شدہ دیں مھدی
علیہ السلام را نصرت کنند چنانچہ در وقت بندگی میراں
سید محمود ومیاں سید خوندمیر و ہمہ مھاجراں رضی اللہ
عنہم اجماع کردہ فرمودند کہ روش مھدی علیہ السلام
اینست ومھدی علیہ السلام ایں چنیں امر بودند ونیز
بندگیمیاں سید خوندمیر رض درآں مجلس فرمودند کسیکہ
مھدی علیہ السلام را قبول کردہ است وازہجرت
وصحبت او باز ماندہ است او را حضرت میراں
علیہ السلام حکم منافقی کردہ اند کما قال سبحانہ وتعالیٰ
والذین امنوا ولم یھاجروا مالکم من ولا
یتھم من شیء حتی یھاجروا (جزء ۱۰ رکوع ۱۰) وجای
دیگر فرمودند فلا تتخذوا منھم اولیاء پس بداں
ای برادر کسانیکہ آمر باشند امر معروف ونہی منکر
بکنند کما قال اللہ تعالیٰ ولتکن منکم امۃ یدعون
الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر

نہیں کیا اور لڑے اپنے مال اور جان سے اللہ
کی راہ میں یہی لوگ صادقین ہیں جب خدا کا طالب
صادقوں کی صحبت میں آتا ہے تو اوس کو چاہیئے
کہ خود کو دنیا کے علائق اور طالب دنیا کی صحبت
سے دور رکھے۔ چنانچہ حضرت مہدی ع سے نقل
ہے (آپ نے فرمایا) اگر کوئی شخص ہجرت کر کے
گجرات سے خراسان گیا ہو اور اوس کے عزیز واقارب
گجرات میں ہوں اگر اپنے دل کی توجہ (گجرات والے)
عزیزوں کی طرف کرے تو وہ شخص ظالم ہے یہ نقل
اظہر ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے ان کے حق
میں یہ آیتیں پڑھیں۔ اے ایمان والو نہ بناؤ اپنے
باپ اور بھائیوں کو دوست اگر وہ دوست رکھیں
کفر کو ایمان کے مقابلے میں اور جو تم میں سے ان
کو دوست بنائے تو وہی لوگ ظالم ہیں کہہ دے کہ
اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے
بھائی اور تمہاری بی بیاں اور تمہاری برادری اور
مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جسکے گھاٹے
سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو یہ
چیزیں تم کو زیادہ عزیز ہیں اللہ اور اوس کے رسول
اور اوس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو منتظر رہو
یہانتک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم (عذاب) اور اللہ نہیں
ہدایت دیتا نافرمان لوگوں کو اور ایسی بہت سی قرآن
کی آیتیں ہیں پس جو لوگ اس زمانے میں قرآن بیان
کرتے ہیں ان پر لازم ہے کہ قرآن اور مہدی ع کے
(احکام کا) خلاف نہ کریں (اور جو لوگ قرآن اور مہدی ع

اولئك هم المفلحون ہر نوع کہ بتوانند امر
معروف ونہی منکر بکنند و باز نمانند قوله تعالےٰ
واذ قالت امۃ منهم لم تعظون قوما الله مهلكهم
او معذبهم عذابا شديدا قالوا معذرة الى
ربكم ولعلهم يتقون ۝ فلما نسوا ما ذكروا به انجينا
الذين ينهون عن السوء واخذنا الذين ظلموا بعذاب
بئيس بما كانوا يفسقون ۝ (جزء ۹ رکوع ۱۱) وقوله تعالیٰ
ومن يتولهم منكم فانه منهم ان الله لا يهدي القوم
الظلمين ۝ كذا اورد البخاری عن ابي سعيد الخدری
رضی الله عنه قال من رای منكم منكرا فليغيره بيده
فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه
وذلك اضعف الايمان ونیز بندگیمیانسید
خوندمیر رضی اللہ عنہ اکثر فرمودندی کہ انچہ حق است بگویم
اگر کسی را گفتن نتوانیم پیش زن خود ہم بگویم تا تحت
این آیت نیائیم کما قال سبحانه وتعالیٰ ولا تكتموا
الشهادة ومن يكتمها فانه اثم قلبه (جزء ۳ رکوع)
وایضا حق تعالیٰ در کلام خویش بسیار رجائی وعید کردہ
علماء را نہی ناکردن کما قال سبحانه وتعالیٰ لولا
ينههم الربانيون والاحبار عن قولهم الاثم
واكلهم السحت لبئس ما كانوا يصنعون ۝ و
بعض الناس قالوا اذا امن الرجل لا يضره احد فسق
اذا كره فسقه وان لم يامر بالمعروف واحتجوا
بهذه الآية يا ايها الذين امنوا عليكم انفسكم لا
يضركم من ضل اذا اهتديتم (جزء ۷ رکوع ۴) لكن
هذا خطاء فانه روى قرا ابوبكر الصديق رضي الله عنه

کے احکام کا خلاف کرتے ہیں) ان کو منع کریں بلکہ اجماع
کر کے اجماعی اتفاق کے ساتھ دین مہدیؑ کی مدد کریں
چنانچہ بندگی میرانسید محمود بندگیمیانسید خوندمیر اور تمام
مہاجرین رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اجماع کر کے فرماتے
تھے کہ حضرت مہدیؑ کی روش یہ ہے اور حضرت مہدیؑ نے
اس طرح فرمایا ہے اور نیز بندگیمیانسید خوندمیرؓ نے اس
مجلس (مہاجروں کی مجلس) میں فرمایا کہ جو شخص مہدی علیہ السلام
کو قبول کیا ہے اور ہجرت اور آپ کی صحبت سے الگ رہا اس
پر حضرت مہدیؑ نے منافقی کا حکم فرمایا ہے چنانچہ اللہ
سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور جو لوگ ایمان لائے اور
ہجرت نہیں کی تو تمہارے لئے ان کی ولایت نہیں ہے
کسی چیز میں بھی جب تک وہ ہجرت نہ کریں اور دوسری
جگہ فرمایا ہے کہ پس تم ان کو دوست مت بناؤ پس جان
اے برادر جو اشخاص کہ آمر ہیں ان کو چاہیئے کہ اچھے
کام کا حکم کریں اور برے کام سے روکیں چنانچہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اور تم میں رہنا چاہیئے ایک ایسا گروہ جو بلاتے
رہیں نیک کام کی جانب اور حکم کرتے رہیں اچھے کاموں کا
اور منع کرتے رہیں برے کاموں سے اور یہی لوگ اپنی
مراد کو پہنچیں گے بہر حال امر معروف اور نہی منکر ادا کریں
اور تامل نہ کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جب کہا ان میں
سے ایک فرقے نے کہ کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جن کو
اللہ ہلاک کرنا چاہتا ہے یا ان کو عذاب دینے والا ہے سخت۔
وہ بولے کہ الزام اتارنے کی غرض سے تمہارے پروردگار
کے آگے اور تاکہ وہ بچیں پھر جب وہ بھول گئے جو ان کو
نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے بچالیا ان کو جو منع کرتے تھے

هٰذہ الاٰیۃ یوما قال یا اصحابی لا یغرنکم هٰذہ الاٰیہ
فی ترک الامر بالمعروف لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم
الی اللہ مرجعکم ولم یقل صلیتم و صمتم زکیتم ولکن ذکر
تم نے نماز پڑھی تم نے روزہ رکھا تم نے زکوٰۃ دی لیکن ذکر
هٰذہ الاهتداء ۔ پس آنچہ شنیدہ باشیم برآں
گیا وہ اس اہتداء کا
قصد کنیم کہ آں بکنیم اگر کردہ نشود از گفتن باز نمانیم اما عصمت
تمام نیست کہ شرط عصمت مدام امر معروف و نہی منکر
است زیرا کہ صحابہ را عصمت نبود فکیف دیگراں را کما ورد
عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد ما سالت یا رسول اللہ
الا نامر بالمعروف حتی نعمل بہ کلہ ولا ننھی عن المنکر
حتی نجتنبہ کلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم بل أمروا بالمعروف وان لم تفعلوا
بہ کلہ وانھوا عن المنکر وان لم تجتنبوہ کلہ پس
ازینجا معلوم می شود کہ امر معروف و نہی منکر برادران
دینی را باید کہ بکنند اگر دریں باب تغافلی وکاہلی ورزند
دریں آیت داخل می شوند کما قال سبحانہ وتعالیٰ
واتقوا فتنۃً لا تُصِیبَنَّ الَّذِیْنَ ظلموا منکم خاصَّۃً
وَاعْلَمُوا اَنَّ اللہ شدید العقاب ۔ (جزء ۹ رکوع ۱۸)
پس باید دانست کہ طالب خدا را فرض است کہ بعد
از ترک دنیا ترک علائق وگوشہ نشینی اختیار کند از روئے
اخلاص ایں احکام را باستطاعت خود بجا آرد زیرا کہ
دریں باب بنقل حضرت میراں علیہ السلام وارد شدہ است
وحجت او از قرآن وحدیث واز اقوال بزرگان دین
ثبوت یافتہ است وقرار اجماع مہدی علیہ السلام
ہمبریں است پس ہر کہ دعوی ترک دنیا کند

بُرے کام سے اور پکڑا ظالموں (گنہگاروں) کو سخت
عذاب میں اس وجہ سے کہ وہ نافرمان تھے اور اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اور جو کوئی تم میں سے ان کو دوست بنائیگا
تو وہ اُن ہی میں کا ایک ہے بیشک اللہ ظالم لوگوں کو
راہ راست نہیں دکھایا کرتا جیسا کہ بخاری نے ابوسعید
خدری رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ فرمایا
آنحضرتؐ نے کہ جو کوئی تم میں سے کوئی بُری بات دیکھے
تو اُسے چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے ہٹا دے اگر اس کی
طاقت نہ رکھے تو زبان سے بدل دے اور اگر اسکی
بھی طاقت نہو تو دل سے (بُرا سمجھے) اور یہ بہت
ضعیف الایمان کا درجہ ہے اور نیز بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
نے اکثر فرمایا کہ جو کچھ حق ہے ہم کہیں گے اگر کسی کو نہ کہہ سکیں
تو اپنی عورت ہی کو کہیں گے تاکہ اس آیت کی زد میں نہ
آجائیں جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ اور تم نہ
چھپاؤ گواہی اور جو اس کو چھپائیگا تو بیشک اس کا دل گنہگار
ہے اور نیز حق تعالیٰ نے بُری باتوں سے نہ روکنے
والے عالموں کے تعلق اپنے کلام میں بہت جگہ وعید فرمائی
ہے جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ انکو کیوں نہیں منع
کرتے اللہ والے درویش اور علماء گناہ کی بات بولنے اور حرام مال
کھانے سے بہت بُرے عمل ہیں جو وہ کر رہے ہیں اور بعض
لوگوں نے کہا ہے کہ جب آدمی مومن ہو جاتا ہے تو بدکاری اوس
کو ضرر نہیں پہنچاتی جب کہ وہ اپنی بدکاری کو مکروہ سمجھے اگرچہ کہ
امر بالمعروف نہ کرے اور دلیل لائی ہے انھوں نے اس
آیت سے ۔ اے ایمان والو تم اپنی فکر کرو تمہارا کچھ بھی
نہیں بگاڑ سکتا کوئی بھی گمراہ ہو جب کہ تم راہ راست پر ہو

وطالب خدا اگوید بند وا ورا ترک علائق وگوشہ نشینی یافتہ نشود آں کس مساوی است در ترک دنیا وطلب دنیا چنانچہ می گوید

بیت

ہاں ہوشیار باش اے طالب خدا
کس نیافتہ است خدا را از دغا

کما قال علیہ السلام الاعمال بالنیات ۔ نقل است از حضرت میراں علیہ السلام قبولیت بندہ عمل است بغیر عمل قبولیت بندہ مردود فانظر ایہا المنصف کما قال علیہ السلام لا راحۃ للمومنین دون لقاء اللہ تعالیٰ

بنگر از نظر شوق تا کہ شوی صاحب ذوق

دیگر واضح باد کہ طالبِ خدا یرا در ابتداء صحبت صادقان فرض است چنانچہ نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہر کہ از صحبت باز ماند آنکس مدعی کذابست کما قال اللہ تعالیٰ یایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال علیہ السلام اصحبوا مع اللہ فان لم تستطیعوا فاصحبوا مع من صحب اللہ کما قال سبحانہ وتعالیٰ والذین امنو وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین اوو ونصروا اولئک ھم المومنون حقا لھم مغفرۃ ورزق کریم والذین امنوا من بعد وھاجروا وجاھدوا معکم فاولئک منکم واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتب اللہ ان اللہ بکل شیء علیم ۔ کما قال سبحانہ وتعالیٰ ثم ان ربک للذین ھاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاھدوا وصبروا ان ربک من بعدھا لغفور رحیم ۔ (جزء ۱۰ ارکوع ۶) نکفت من قبلہا گفت (۱ جزء ۱۴ ارکوع ۲۰)

لیکن یہ خطا ہے کیونکہ روایت کی گئی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے یہ آیت پڑھی کسی دن اور فرمایا اے میرے اصحاب نہ دھوکے میں ڈالے تم کو یہ آیت امر بالمعروف کرنے میں لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم تم سب اللہ ہی کی طرف چلنے والے ہو۔ اللہ نے ضلیتم ۔ جسمتم ۔ ذکیتم اور جحجتم نہیں فرمایا لیکن ذکر کیا اس اہتدا کا (اذا اھتدیتم فرمایا) پس جو کچھ کہ ہم سنتے ہونگے اسی کا قصد کرینگے کہ اس کام کو کریں اگر نہیں کیا جائیگا تو کہنے سے باز نہیں رہیں گے لیکن اب بھی پوری طرح سے بچ نہیں سکتے کیونکہ نجات ہمیشہ امر بالمعروف ونہی عن منکر کرنے میں ہے کیونکہ جب صحابہ معصوم نہ تھے (امر بالمعروف ونہی عن منکر کے حکم کی تعمیل سے نہیں بچ سکے) تو دوسرے کس طرح معصوم ہو سکتے ہیں (دوسرے کس طرح بچ سکتے ہیں) چنانچہ انس ابن مالکؓ سے روایت کی گئی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میرے پوچھنے کے بعد رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم ہم امر بالمعروف نہیں کرتے یہانتک کہ ہم اوس پر پورا عمل کر لیتے ہیں اور نہی منکر نہیں کرتے یہانتک کہ ہم اس سے پورا پورا باز رہتے ہیں تو رسول نے فرمایا اچھے کام کا حکم کرو اگرچہ کہ تم اس کو پورا پورا نہ کر سکو برے کام سے روکو اگرچہ کہ ہم اوس سے پورا پورا باز نہ رہو پس یہاں معلوم ہوتا ہے کہ برادران دینی کو چاہیئے کہ اچھی بات کی ہدایت کریں اور بری بات سے روکیں اگر اس باب میں غفلت اور سستی کریں تو اس آیت (کی وعید) میں داخل ہو جاتے ہیں جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ اور تم ڈرتے رہو اس بلا سے کہ پڑیگی تم میں سے ظالموں ہی پر چن کر اور جانتے رہو کہ اللہ کی مار بڑی سخت ہے پس جاننا چاہیئے کہ خدا کے طالب کیلئے فرض ہے کہ ترک دنیا کے بعد روزی حاصل کرنے کے ذریعہ کو ترک کرے اور گوشہ نشینی اختیار کرے اور اپنی قوت کے موافق خلوص

من بعدھا این ہرچہار ببایدتا بہ اوار مغفرت ورحمت گردد
دورحق تائبان فرمود قولہ تعالیٰ الا الذین تابوا واصلحوا و
اعتصموا باللہ واخلصوا دینھم للہ فاولئک مع المومنین
وسوف یؤت اللہ المومنین اجرا عظیما ۵ (جزء رکوع ۱۸)
پس اگر ہجرت کنند و باخدا و با مومنان صلح کنند آنگہ ایشان پس
رفتگان مومنان باشند بندگیمیاں رضی اللہ عنہ فرمودند گردیدگان
مومنان باشند وبعضی از مہاجران و یاران مہدیؑ چنان معلوم میشود
پس از ترک دنیا با حدود و ترک علائق و گوشہ نشینی از روی
جد و جہد بانصرام رسانند پس اگر ایشان ہجرت کنند با مہاجران
پیشینیان برابر درجات نباشند وبعضی یاران بندگیمیاں سید خوندمیر
رضی اللہ عنہ اگر کسی مردم از طرف قرابتان ایشان آمدی با او ملاقات
نکردی ہیچ چیز از فتوح ایشان قبول نفرمودی چونکہ بندگیمیاں آنحضرت
ضمیر رضی اللہ عنہ از طرف خود کوشش نمودہ با ایشان فرتی قبول
نمودہ درمیان فقیران خرچ کردے ولیکن بذات خود ہیچ تصرف
نکردی بلکہ حرام کردہ بنداشتی وخود را در صحبت بندگیمیاں رضی اللہ عنہ
چنان محبوس داشتند کہ یک روز بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ
برادران را فرمودند کہ شما زنان خود را اعلام کنید اگر راہ خدا خالص
اختیار کنید تا ہمراہ ما بیائید حق تعالیٰ شما را برسد و گرنہ اختیار
باقی است ایشان عرض نمودند کہ میاں جیوؓ ہنوز گاہ گاہی میل دل
سوی ایشان میشود چونکہ وقت اعلام ایشان شود بحضور خوندکارؓ
عرض خواہیم کرد بعد از چند روز عرض کردند کہ الحال خویشان ما مارا
چنان می نمایند کہ ہمچو مغلان خراسانی اگر اذن باشد تا رفتہ زنان
را اعلام کنیم پس معلوم است بواسطۂ ایشان ہمہ کسان را طلب خدا
روزی شدہ از روی استقامت مدعای مہدیؑ را بانصرام
رسانیدند چنانچہ باید و شاید پس از این بحضور بندگیملک الہدادؓ

کے ساتھ ان احکام پر عمل کرے اسلئے کہ اسکے متعلق حضرت
مہدیؑ کی نقل شریف آئی ہے اور اس کی حجت قرآن حدیث
اور بزرگان دین کے اقوال سے پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے
اور مصدقان مہدیؑ کا اجماع و اتفاق بھی اسی پر ہے
پس جو شخص ترک دنیا کا دعویٰ کرے اور خدا کا طالب کہلائے
اور روزی حاصل کرنے کے ذریعے کو نہ چھوڑے اور
گوشہ نشینی اختیار نہ کرے تو ایسے شخص کی ترک دنیا اور طلب
دنیا دونوں برابر ہیں چنانچہ شاعر کا قول ہے کہ

بیت

ہاں اے خدا کے طالب ہوشیار رہنا

کیونکہ کسی (تارک دنیا) نے بھی مکروفریب سے خدا کو نہیں
پایا چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اعمال کا تعلق نیتوں سے ہے
اور حضرت مہدیؑ سے منقول ہے کہ بندہ کو قبول کرنا عمل کرنا ہے
بے عمل بندہ کی قبولیت مردود ہے۔ پس غور کر اے منصف
کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ مومنوں کو خدائے تعالیٰ کے دیدار
کے بغیر راحت نہیں

شوق کی آنکھ سے دیکھ تاکہ تو صاحب ذوق بنے

دیگر واضح ہو کہ خدائے تعالیٰ کے طالب کیلئے ابتداء میں صادقوں کی
صحبت فرض ہے چنانچہ نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص
صحبت سے الگ رہا وہ جھوٹا دعویٰ کرنے والا ہے چنانچہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقوں
کے ساتھ رہو۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ رہو اگر اتنی طاقت
نہیں ہے تو اس کے ساتھ رہو جو اللہ کے ساتھ ہے جیسا کہ
خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ اور جو ایمان لائے وطن چھوڑے
اور لڑے اللہ کی راہ میں اور جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی

ہمدریں حکم بسیار کسان خود را داخل کردند بلکہ تا غایت بحضور ہر متبوع دین ہمہ کس کہ طلب خدا را از روی صدق اختیار کردہ است درایں ہیچ حکم ہیچ یکی نگزاشتہ است بحوصلہ خود اگر کسی از روی صلوت دعوی بے معنی ظاہر کردہ است او را فیض بندگان خدا نرسیدہ است۔

بداں اے برادر کہ بتدبیر ہیچ بہ از صحبت پیر نیست و طالب تحقیق را جز ایں تدبیر نیست از خود ہر کہ رفتاری بہ گیر دگر فتاری است و آنکہ بگفتار خلق مغرور شود گفتاری است روی بمروی کن تا خود و نیاشی

مثنوی

زمن جان پدر ایں پند بہ پذیر
برو فتراک صاحب دولتی گیر
کہ تا قطرہ صدف را در نیابد
نگردد گوہر روشن نتابد
کہ سنگ از تربیت لعلت و یاقوت
چناں اطلس شود از پرورش توت
اگر تاثیر صحبت نیست ایدوں
نیاید ہیچ مرغ از بیضہ بیروں
اساس کار رفت محکم افتاد
کہ موسیٰ خضر را چوں کرد استاد
بباید مصطفیٰ را جبرئیلے
چو ممکن نیست رفتن بے دلیلے

کما قال اللہ تعالیٰ فوجدا عبدا من عبادنا اتینٰہ رحمۃ من عندنا وعلمنٰہ من لدنا علما ط قال لہ موسیٰ ھل اتبعک علیٰ ان تعلمن مما علمت رشدا۔ مقتدا کسی است کہ از ولایت بہرہ دارد نہ آنکہ در ولایت شہرہ دارد ہر کہ از خاک و آب۔

وہی لوگ سچے مومن ہیں انکے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا تمھارے ساتھ ملکر تو وہ تم ہی میں داخل ہیں اور رشتہ دار آپس میں زیادہ حقدار ہیں ایکدوسرے کے اللہ کے حکم میں بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ اور جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا پھر تیرا پروردگار ان کے لئے کہ جنھوں نے ہجرت کی اسکے بعد کہ ایذا دئے گئے پھر جہاد کیا اور صبر کیا بیشک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان باتوں سے پہلے نہیں کہا بلکہ ان باتوں کے بعد کہا لہذا یہ چاروں باتیں (ہجرت۔ ایذا۔ جہاد۔ صبر) ہونا چاہیئے تاکہ اللہ کی بخشش اور رحمت کے لائق ہو سکے اور توبہ کرنے والوں کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مگر جنہوں نے توبہ کرلی اور اپنی حالت سنوار لی اور مضبوط پکڑ لیا اللہ کو اور خالص کرلیا اپنا دین اللہ واسطے تو وہ ایمان والوں کے ساتھ ہوں گے اور عنقریب عطا فرمائیگا اللہ مومنوں کو اجر عظیم۔ پس اگر ہجرت کریں اور خدا اور مومنوں کے ساتھ صلح کریں تو اوس وقت یہ لوگ مومنوں کی پیروی کرنے والے ثابت ہونگے۔ بندگیمیاں رض نے فرمایا کہ ماننے والے ہی مومن ہوتے ہیں۔ اور بعضی مہاجروں اور یاران مہدی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ترک دنیا کے بعد حدود ترک، ترک علائق اور گوشہ نشینی (کی حفاظت) کے ساتھ خود کو مقام دیدار تک پہنچانے کے بعد اگر یہ لوگ ہجرت کریں تو بھی اگلے مہاجروں کے درجات کے برابر نہیں پہنچ سکتے اور بندگیمیاں سید خوندمیر رض کے بعضی خلفاء ایسے تھے کہ اگر کوئی شخص ان کے عزیز و اقارب کے بہانہ سے آتا تو اوس سے ملاقات نہیں کرتے اور انکی کوئی فتوح بھی

دست ندارد اقتدار او ممکن آب دست ندارد آں خاک
وآب نی کہ در کتاب طہارت است ایں آب و خاک ہست کہ نیستی
ازاں عبارت است محراب عشق را امام بازاری نیست آنکہ
نیک و بدگذاری نیست ۔ بیت

نماز خلق تسبیح و سجود است
نماز عاشقاں ترک وجود است

بداں اے عزیز کہ مبتدی را اقتداء پیر لازم است درمیان زمرۂ دینداراں خود را حبس کردن فرض عین است تا بحدیکہ خاتم النبوۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را فرمان شد واصبر[۵] نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہ (جزء ۱ رکوع ۱۶) بعضی از بزرگان پیشینیان ہم اشارہ صحبت معلوم می شود چنانچہ در احیاء علوم فی کتاب الخامس فی آداب الصحبۃ اعلم ان التحاب فی اللہ تعالیٰ والاخوۃ فی دینہ من افضل القربات والطف ما یستفاد من الطاعات فی مجاری العادات والتحاب والتالف ثمرۃ حسن الخلق والتفرق والتباغض ثمرۃ سوء الخلق قال اللہ تعالیٰ (مظہر اعظیم منتہ علی الخلق بنعمۃ الالفۃ) لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینھم (جزء ۱ رکوع ۴) وقال فاصبحتم بنعمتہ اخوانا ای بالالفۃ

قبول نہیں فرماتے جب خود بندگیمیاں رضؓ اپنی طرف سے کوشش کرکے انکے پاس بھیجتے تو قبول کرکے فقراء کو سویت کردیتے ولیکن اپنی ذات پر کچھ بھی خرچ نہیں کرتے بلکہ حرام سمجھتے تھے اور انھوں نے خود کو بندگیمیاں رضؓ کی صحبت میں ایسے قید کردیا تھا کہ ایک روز بندگیمیاں سید خوندمیرؓ برادروں سے فرمایا کہ تم اپنی عورتوں کو آگاہ کرو کہ اگر خدا کی راہ خالص طور پر اختیار کرتے ہو تو ہمارے ساتھ چلو تمہارا حق تم کو پہنچے گا ورنہ تمہارا اختیار ۔ برادروں نے عرض کیا میاںجیو! ابتک کبھی کبھی دل میں اون کا (عورتوں کا) خیال آجاتا ہے جب ان کو آگاہ کرنے کا وقت آجائیگا تو خوندکار کے حضور میں عرض کرینگے چند روز کے بعد (برادروں نے میاں سے عرض کیا کہ اب ہمارے خویش ہمکو ایسے دکھائی دیرہے ہیں جیسے خراسان کے مغل (یعنی اجنبی) لہذا اگر اجازت ہو تو جاکر عورتوں کو آگاہ کرتے ہیں پس سب کو معلوم ہے کہ ان برادروں کے واسطے سے ان کے سب عزیز و اقارب کو خدا کی طلب روزی ہوی اور انھوں نے استقامت کے ساتھ مہدی علیہ السلام کا مدعا جیسا کہ چاہیئے مقام تحقیق کو پہنچایا اسکے بعد حضرت بندگی ملک الہدادؓ کے حضور میں اسی حکم کی تعمیل میں اپنے بہت سے عزیز واقارب کو دائرہ میں داخل کئے بلکہ جس شخص نے کہ دگروہ مہدیہ)

---

[۵] واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عیناک عنھم ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہ فرطا اور تھام رکھ اپنے آپکو ان کے ساتھ جو یاد کرتے ہیں اپنے پروردگار کو صبح و شام چاہتے ہیں اسکی رضامندی اور نہ ہٹیں تیری آنکھیں ان سے کہ تو طلب کرنے لگے زندگانی دنیا کی آرائش اور نہ کہا مان اسکا جسکے دل کو ہم نے غافل بنادیا اپنی یاد سے اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور اسکا کام حد سے گذرا ہوا ہے و قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر ۔ اور کہہ یہ حق ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر ہوجائے ۱۲ فاعتبروا

ثم ذم التفرقة و زجر عنها فقال عز وجل واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا واذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا و كنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها كذالك يبين الله لكم اياته لعلكم تهتدون ه (جزم رکوع ۲) قال النبی صلی علیه وآله وسلم من اراد الله رزقه خلیلا صالحا ان نسی ذکره وان ذکر اعانه پس بدان ای عزیز که از نقل حضرت میران علیه السلام درباب صحبت صادقان وارد شده است آن فرض عین است چراکه حجت او موافق قرآن واحادیث رسول الله علیه السلام واقوال بزرگان راست ودرست شد از ان مفهوم میشود هرکه صحبت برای دین اختیار میکند وز عمل تسلیمی که بدان مشرف از بهره ولایت شود اگر کاهلی ورزد دنیا ترک کند آنکس نفائده دین نه رسد چنانچه نقلست که قبولیت بنده عمل است بغیر عمل نوبت مردود فانظر ایها المنصف قال علیه السلام لا راحة للمومنین دون لقاء الله تعالیٰ

بنگر از نظر شوق تا کرشوی صاحب ذوق

دیگر واضح باد که حضرت میران علیه السلام فرمودند که طالب خدا را فرض است که در ذکر کثیر باشد. آری ذکر نفس کند کقوله تعالیٰ فاذکروا الله قیاما وقعودا وعلی جنوبکم ای دوام علی ذکر الله وجائے دیگر حضرت رسالت پناه را فرمان شده است قوله تعالیٰ واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفة ودون الجهر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغفلین (جزو رکوع ۱۳) ونیز فرمان شد واذکر ربک اذا نسیت ای اذا نسیت نفسک بغیر الله وایضا واذکروا الله کثیرا لعلکم تفلحون. چنانچه بندگیمیاں

جس دینی پیشوا کے حضور میں از روی صدق خدای تعالیٰ کی طلب اختیار کی ہے ان پانچ حکم سے کسی ایک حکم کو بھی اپنے حوصلہ کے موافق آخر دم تک نہیں چھوڑا اگر کوئی (تارک دنیا) شخص از روئے مصلحت بے معنی (بغیر عمل کے ترک دنیا کا) دعوی ظاہر کیا ہے تو سمجھنا چاہیئے کہ اُس کو بندگان خدا کا فیض نہیں پہنچتا ہے۔

جان ای بھائی کہ مبتدی کے لئے پیر کی صحبت سے بہتر کوئی چیز نہیں اور طالب تحقیق کیلئے اُس کے سوا دوسری تدبیر نہیں جو شخص خودی کا رستہ چلتا ہے اس کی گرفتاری ہے اور جو شخص مخلوق کی گفتار (باتوں) پر مغرور ہوتا ہے وہ ایک کفتار[1] ہے۔ تو کسی مرد خدا کا طالب بن تا کہ تو خود رو نہ بنے آخر تو نے دین سے نفرت کی تو اپنی حقیقت کی معرفت سے دُور رہے گا۔

اے جانِ پدر میری اس نصیحت کو قبول کر جا اور کسی صاحب دولت (صادق) کا دامن پکڑ کیونکہ جب تک قطرہ صدف میں داخل نہیں ہوتا نہ نور روشن موتی بنتا ہے نہ چمکنے لگتا ہے کیونکہ پتھر تربیت سے لعل اور یاقوت ہے ایسا ہی اطلس ہوتا ہے پرورش کی وجہ سے توت

اگر صحبت کی تاثیر نہیں ہے اسے نادان تو کوئی مرغ انڈے سے باہر ہوتا۔ ہر ایک کام کی بنیاد وقت محکم ہے کہ موسیٰ نے بھی خضر کو استاد بنایا مصطفےٰ کے پاس جبرئیل آتے ہیں

کیونکہ رہبر کے بغیر (دین کا رستہ) چلنا ممکن نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو انھوں نے پایا ہمارے بندوں میں سے ایک بندے (خضر) کو جسکو ہم نے دی رحمت اپنے پاس سے اور سکھایا اپنے پاس سے ایک علم۔ موسیٰ نے ان سے کہا اتبعک تو میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھکو سکھا دو جو کچھ تم کو سکھائی گئی ہے راہ یابی پیشوا وہ شخص ہے جو ولایت سے

[1] کفتار: نام ایک جنگلی جانور درندہ کا۔ (لغات کشوری)

سید خوندمیر رضی اللہ عنہ در رسالۂ خود فرمودند در باب ذکر
اللہ کہ فرض دوام است کما قال سبحانہ وتعالیٰ فاذکروا
اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبکم ای دوموا علیٰ ذکر اللہ
تعالیٰ وایں فریضہ ادا نشود تا آنکہ پاسداری نفس نکند
وامام زاہد در تفسیر خود آوردہ است کہ ذکر اللہ فرض دوام
است بداں ای برادر کہ ہیچ وقتے از اوقات وہیچ حالی از
حالات ذکر اللہ ساقط نشود زیراکہ مشروط بشرطی نیست وفرائض
دیگر مشروط اند ازیں ہم معلوم می شود کہ ذکر اللہ در جمیع فرائض
از اہم مطالب است کما قال سبحانہ وتعالیٰ اقم الصلوٰۃ ان
الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر (جزء
۲۱ رکوع ۱) بداں ای عزیز بغیر ذکر اللہ کہ فرض دوام است تزکیہ
نفس وتجرید وتفرید حاصل نشود وتفرقہ از دل تردد وجمعیت
دست ندہد واز وساوس شیطانی واز مرادات ومطلوبات
نفسانی بیروں نیاید پس باید کہ دریاد حق چنداں مداومت
نماید کہ ہیچ وقتی از اوقات وہیچ حالی از حالات خالی از یاد
حق نباشد چہ در آمدن و رفتن وچہ در خوردن وخفتن وچہ
در شنیدن وگفتن بلکہ در جمیع حرکات وسکنات حاضر وقت
باید بود تا بہ بطالت نگذرد بلکہ واقف دم باشد تا بغفلت
برنیاید کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل نفس یخرج
بغیر ذکر اللہ فہو میت وقال من احب شیئا اکثر ذکرہ
وقال ذکر لا الہ الا اللہ ینبت الایمان کما ینبت
الماء البقلۃ۔

فاعلم ایہا العاقل کہ یاران سید محمد را مقصود آنست کہ
بواسطۂ پاسداری نفس یاد حق در دل قرار گیرد و بذکر اللہ
اطمینان قلب حاصل آید کما قال سبحانہ وتعالیٰ وتطمئن

سے بہرہ رکھتا ہو نہ وہ شخص جو ولایت (شہر) میں شہرہ
رکھتا ہو۔ جو شخص آب[1] و گل سے دست بردار نہوا ہو اسکی اقتدا
سے آب دست پینے کا بھی حوصلہ نہیں پیدا ہوتا وہ آب و خاک
نہیں جو کتاب طہارت میں مذکور ہے بلکہ یہ آب و خاک ہے
جس سے مراد ہستی ہے محراب عشق کیلئے امام بازاری نہیں ہے
کیونکہ یہاں بھلائی برائی کے تذکرے نہیں ہیں۔

مخلوق کی نماز تسبیح و سجود ہے
عاشقوں کی نماز ترک[2] وجود ہے

جان ای عزیز کہ مبتدی کیلئے پیر کی اقتداء لازم ہے دینداروں کی
جماعت میں خود کو قید کر دینا فرض عین ہے یہانتک کہ خاتم نبوت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ
اور تھام رکھ اپنے آپکو ان کے ساتھ جو یاد کرتے ہیں اپنے
پروردگار کو صبح و شام چاہتے ہیں اسکی رضامندی اور بعضے اگلے
بزرگوں سے بھی صحبت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے چنانچہ احیاء علوم
کتاب خامس آداب صحبت میں مرقوم ہے واضح ہو کہ محبت فی اللہ اور
اخوت فی الدین اللہ کی بزرگ ترین قربت ہے عادات کے طریقوں
میں جس لطیف تریں طاعت کا استفادہ کیا جا سکتا ہے وہ یہی
ہے کہ باہمی محبت باہمی الفت حسن اخلاق کا پھل ہے اور باہمی
بغض و عداوت اور تفرق بداخلاقی کا پھل ہے اللہ تعالیٰ نے
مخلوق کو جو نعمت الفت سے سرفراز فرمایا اس پر اپنا احسان عظیم
ظاہر کرتے ہوئے یوں فرمایا ہے کہ اگر تو خرچ کر ڈالتا جو کچھ زمین میں
ہے سارا (تب بھی) نہ الفت ڈال سکتا ان کے دلوں میں لیکن اللہ

[1] یعنی جو شخص خواہشات جسمانی سے نہ نکلا ہو ۱۲
[2] خودی کا قائل ابلیس لعین ہے ۱۲

اُلْقُلُوْبُ و بعضی از بزرگان پیشینیان ہم معلوم میشود چنانچہ
درکتاب مختصر احیاء العلوم فی کتاب التاسع فی الاذکار قال اللہ
تعالیٰ فاذکرونی اذکرکم (جزء ۲ رکوع ۲) قال ثابت البنانی
انی اعلم متی یذکرنی ربی عزوجل ففزعوا منہ وقالوا
کیف تعلم ذالک فقال اذا ذکرتہ ذکرنی وقال اللہ تعالیٰ
فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ
جنوبکم وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما ای باللیل والنہار
فی البر والبحر والسفر والحضر والغنی والفقر والمرض
والصحۃ والسر والعلانیۃ وقال اللہ تعالیٰ ولذکر اللہ
اکبر وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما لہ وجہان احدہما
ان ذکر اللہ لکم اعظم من ذکرکم ایاہ والاخر ان ذکر اللہ
اعظم من کل عبادۃ سواہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
انہ دخل السوق وقال اراکم ہہنا ومیراث رسول
یقسم فی المسجد فذہب الناس الی المسجد وترکوا السوق
فلم یروا میراثا فقالوا یا اباہریرۃ ما رأینا میراثا
تقسم فی المسجد قال فماذا رایتم قالوا رأینا قوما
یذکرون اللہ عزوجل وقوما یقرؤن القرآن قال
فذلک میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وقال اللہ عزوجل ہل جزاء الاحسان الا الاحسان
قیل الاحسان فی الدنیا قول لا الہ الا اللہ وفی
الاخرۃ الجنۃ وکذا قولہ تعالیٰ للذین احسنوا الحسنیٰ
وزیادۃ (جزء ۱۱ رکوع ۸) کما سئل رسول اللہ صلی اللہ

نے الفت ڈالدی۔ پس تم اس کی نعمت سے آپس میں بھائی
بھائی ہوگئے یعنی الفت کی وجہ سے پھر باہمی تفریق کی مذمت کی
اور اُس سے منع کیا۔ اور خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا اور پکڑے
رہو اللہ کی رسی کو یعنی پکڑے رہو اللہ کے دین اور اسکی کتاب کو سب
مل کر اور اختلاف مت کرو دین میں اور یاد کرو اللہ کا احسان
جو تم پر ہے جبکہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اوسی نے
الفت پیدا کی تمہارے دلوں میں تو تم ہوگئے اسکے فضل سے
بھائی بھائی اور تم تھے آگ کے گڑھے کے کنارے پر پھر اُسنے
تمکو اس سے بچالیا اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے
واسطے اپنی آیتیں تاکہ تم سیدھے راستہ پر آجاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ
تعالیٰ اسکو دوست صالح عطا فرماتا ہے اور دوست صالح یہ کام
کرتا ہے کہ اگر وہ اللہ کو بھولتا ہے تو اُسے اللہ کی یاد دلاتا ہے اور
اگر وہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔ پس جان ای
عزیز کہ حضرت مہدیؑ کی نقل جو صحبت صادقان کے متعلق آئی
ہے وہ فرض عین ہے اسلئے کہ اسکی حجت قرآن احادیث رسول
علیہ السلام اور بزرگوں کے اقوال کے موافق صحیح اور درست ہے
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو (تارک دنیا) شخص دین مہدیؑ پر چلنے
کے لئے صحبت صادقان اختیار کرتا ہے اور عمل میں تسلیمی (صادق
کے عمل کے موافق عمل کرنے سے) کہ جسکی وجہ بہرہ ولایت مہدی
سے مشرف ہوتا ہے اگر سستی کرے اور یا ترک کرے تو اس کو
دین مہدیؑ کا فائدہ نہیں پہنچتا چنانچہ نقل ہے کہ بندہ کو قبول

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ
مَاٰبٍ ۝ جو لوگ ایمان لائے اور مطمئن ہوتے ہیں ان کے دل اللہ کے ذکر سے سُن رکھو اللہ کے ذکر سے مطمئن
(جزء ۱۳ رکوع ۱۰)
ہوتے ہیں دل۔ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح (ترک حیات دنیا) کئے ان کے لئے خوش حالی ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے

علیہ وسلم ما الاحسان یا رسول اللہ قال الاحسان
ان تعبد اللہ کانک تریہ فان لم تکن تریہ فانہ
یریٰک وحضرت میران علیہ السلام ترتیب ذکر کیفیہ چنیں فرمودہ
اند کہ ذکر پنج پاس مومن موحد است وذکر سہ پاس
منافق است وذکر چہار پاس مشرک است چنانچہ
ہمہ کسا نرا روشن است ودرمیان مصدقان مہدی علیہ السلام
این پنج ارکان کہ اصول دین اند تاکید تمام است چرا کہ این اصول دین
مہدی علیہ السلام موافق قرآن واحادیث رسول علیہ السلام واقوال مشائخین
کہ بالا مذکور است درست وراست آمد وقرار اصحابان
مہدی علیہ السلام وتابعان ایشاں ہم بریں است کہ کسی
طالب خدا باشد اورا کوشش این عملہا باید کرد واگر بعضی
ازاں کردن نتواند تا از خدائے تعالیٰ توفیق طلب کند
خود را در اصول دین درآرد واگر ضد اصول دین خلاف باشد و
داو را دین کردہ شمارد خطائی محض است کما قال اللہ تعالیٰ واحاطت بہ
خطیئتہ فاولئک اصحٰب النار ھم فیھا خالدون
وہر یک مدعی کہ بے معنی لاف زند اگر کسی اورا حکم فلاح
ونجات کند ودر زمرہ مصدقان مہدی علیہ السلام داخل
کردہ واند این حکم خلاف از اصول دین است چنانچہ بزرگی
می فرماید

کرتا عمل کرنا ہے بغیر عمل کے قبولیت بندہ مردود ہے پس
غور کر اے منصف کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مومنوں کو خدائے تعالیٰ
کے دیدار کے بغیر راحت نہیں
شوق کی آنکھ سے دیکھ تاکہ تو صاحب ذوق بنے دیگر واضح
ہو کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے کہ خدا کے طالب کے لئے
فرض ہے کہ ذکر کثیر کرے ہاں سانس سے ذکر کرے مانند قول
اللہ تعالیٰ کے کہ اللہ کا ذکر کرو کھڑے بیٹھے اور لیٹے یعنے
ہمیشہ اللہ کا ذکر کرو۔ اور دوسری جگہ حضرت رسالت پناہؐ
کو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اور اپنے پروردگار کا ذکر کرتا رہ
دل میں گڑگڑاتا اور ڈرتا ہوا اور آہستہ صبح اور شام۔ اور تو غافلوں
سے مت ہو۔ اور نیز فرمان ہوتا ہے اور ذکر کر اپنے پروردگار
کا جب بھول جائے یعنی جب تو بھول جائے اپنے نفس کو غیر اللہ
کی وجہ اور نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو
شاید کہ تم فلاح پاؤ چنانچہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے اپنے رسالہ
میں ذکر اللہ کے متعلق فرمایا ہے کہ فرض دوام ہے چنانچہ خدائے
پاک و برتر نے فرمایا کہ پس ذکر کرو اللہ کا کھڑے بیٹھے اور لیٹے
یعنی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگے رہو۔ اور یہ فریضہ ادا نہ ہوگا
جب تک کہ سانس کی حفاظت نہ کیجائے اور امام زاہد نے اپنی
تفسیر میں فرمایا ہے کہ ذکر اللہ فرض دوام ہے جان اے بھائی کہ اللہ

بلیٰ من کسب سیئۃ واحاطت بہ خطیئتہ فاولئک اصحٰب النار ھم فیھا خالدون ہ والذین اٰمنوا وعملوا
الصٰلحٰت اولئک اصحٰب الجنۃ ھم فیھا خالدون ہ سچ تو یہ ہے کہ جس نے برا کام کیا اور گھیر لیا اس کو اس کی خطا
(جزو ۱ رکوع ۹)
نے تو وہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح (ترک دنیا) کئے وہ جنتی ہیں وہ ہمیشہ
اس میں رہیں گے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصل جمیع الخطایا حب الدنیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تمام خطاؤں کی جڑ دنیا کی
محبت ہے ایضاً قال حب الدنیا راس کل خطیئۃ نیز آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی سردار ہے ۱۲

ای خوردہ شراب غفلت انجام ہوش ؛ مغرور شو بخویش چون خم بجوش
ترسم کہ ازین خواب چو بیدار شوی ؛ مستی برود و درد سرت ماند بدوش
بدان ای عزیز کہ ہیچ کس از انبیاء و اولیا و تابعان ایشان
بغیر ابتلا و آزمائش بمقصود دین و مطلوب رب العالمین
نرسیدند کما قال اللہ تعالیٰ الٓمٓ ۝ احسب الناس ان
یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا الذین
من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن
الکاذبین ۝ ام حسب الذین یعملون السیئات
ان یسبقونا ساء ما یحکمون ۝ (جزء ۲۰ رکوع ۱۳) وایضا شرع لکم
من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک
وما وصینا بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا
الدین ولا تتفرقوا فیہ کبر علی المشرکین ما تدعو
ھم الیہ اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ
من ینیب ۝ وما تفرقوا الا من بعد ما جاءھم العلم
بغیا بینھم (جزء ۲۵ رکوع ۳) وقال علیہ السلام ما
اوذی من النبیین مثل ما اوذیت وایضا قال علیہ السلام
ان الدین بدأ غریبا وسیعود الدین کما بدأ فطوبی للغرباء
فاعلم ایھا المنصف کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودہ اند کہ
مومن آں را میگویم کہ بینای حق باشد یا بچشم سر یا بچشم دل
یا در خواب خدائے را نہ بیند مومن نہ باشد مگر طالب صادق
و فرمودند کہ طالب صادق آں را می گویم کہ از دنیا و خلق اعراض
کردہ و روی دل خود را سوی مولیٰ آوردہ ہموارہ مشغول باخدا
باشد و ہمت از خود بیرون آمدن می کند بباید دانست و اگر
کسی بصفت طالب صادق موصوف نباشد او را از فرمودہ
حضرت میراں علیہ السلام امید رہائی نباشد حضرت میراں علیہ السلام

کا ذکر کسی وقت اور کسی حالت میں بھی چھوٹ نہیں سکتا کیوں کہ
اسکے لئے کوئی شرط نہیں۔ اور دوسرے تمام فرائض مشروط ہیں
اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا ذکر تمام فرائض میں زبردست ہے
جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ قائم رکھ نماز کو بیشک نماز
روکتی ہے بیحیائی کے کام اور بری بات سے اور اللہ کا ذکر سب
سے بڑا ہے جان اے عزیز ذکر اللہ کے بغیر جو فرض دائم ہے نفس
کا تزکیہ تجرید اور تفرید حاصل نہیں ہوتا اور دل کی پراگندگی
نہیں جاتی۔ خاطر جمعی نصیب نہیں ہوتی اور شیطانی وسوسے
نفسانی آرزوئیں دور نہیں ہوتیں پس طالب مولیٰ کو چاہیئے
کہ اللہ کی یاد میں اتنی ہمیشگی کرے کہ کسی وقت اوقات سے اور
کسی حالت میں حالت سے اللہ کی یاد سے خالی نہ رہے آنے
جانے کھانے سونے سننے اور کہنے میں بلکہ تمام حرکات وسکنات
میں حاضر وقت (ذاکر) رہنا چاہیئے تاکہ بیکاری میں نہ گذرے
بلکہ دم کا واقف رہے تاکہ کوئی دم غفلت سے نہ نکلے۔ چنانچہ
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو سانس اللہ کے ذکر کے بغیر نکلتی ہے پس
وہ مردہ ہے اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جس کو کسی چیز کی زیادہ
محبت ہوتی ہے تو اس کو اسکی یاد بھی زیادہ ہوتی ہے اور فرمایا
علیہ السلام نے کہ لا الہ الا اللہ کا ذکر ایمان کو ایسا اگاتا ہے جیسا کہ
پانی ترکاری کو پس جان اے عاقل کہ حضرت سید محمد امام مہدی
موعود آخر الزماںؑ کے صحابہؓ کا مقصود وہ ہے کہ دم کی محافظت
کی وجہ حق کی یاد دل میں قائم ہو جائے اور اللہ کے ذکر کی بدولت
اطمینان قلب حاصل ہو چنانچہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ اور مطمئن
ہوتے ہیں انکے دل اللہ کے ذکر سے سن رکھو اللہ کے ذکر سے مطمئن
ہوتے ہیں دل اور بعضے اگلے بزرگوں سے بھی معلوم ہوتا ہے چنانچہ کتاب مختصر
احیاء علوم کتاب سعی لاذکار میں مذکور ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس تم میرا ذکر کرو

فرمودہ اند ہر حکمی کہ بیان می کنم از خدا و بامر خدا بیان می کنم ہر کہ ازیں احکام یک حرف را منکر شود او عند اللہ ماخوذ گردد - بدان ای برادر چونکہ از بینہ صاحب ولایت امید فلاح و نجات او نشود پس جائے او کدام است ناچار جای او دوزخ باشد

قولہ تعالیٰ ان الذین لا یرجون لقاءنا و رضوا بالحیٰوۃ الدنیا و اطمانوا بہا والذین ہم عن ایٰتنا غافلون اولئک ماوٰھم النار بما کانوا یکسبون ٥ (جزو ١١ رکوع ٦)

ہوشیار باشید ای برادران دینی و طالبان یقینی و متوکلان حقانی چونکہ حضرت میراں علیہ السلام جز حصول بینائی خدا ایمان و رہائی عذاب نفرمودہ اند پس بغیر حاصل کردن این امر در زمرۂ مصدقان چگونہ درآمیخت کہ بعثت مہدی علیہ السلام برائے دعوت بینائی حق شدہ است . کقولہ تعالیٰ قل ھٰذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحان اللہ وما انا من المشرکین - (جزو ١٣ رکوع ٥) و ہر کہ خود را تابع مہدی علیہ السلام گویاند و این احکام کہ بالا مذکور شدہ اند بحصلہ خود آوردن نتواند - فاتقوا اللہ ما استطعتم (جزو ٢٨ رکوع ١٤) دعوی دوستی خدا و رسول و مہدی علیہ السلام کند مدعی کذاب است بلکہ نزدیک خدا مستحق عذاب است پس طالب صادق را باید قرار و امن نباشد تا کہ خود را بمقصود اصلی برساند.

(تمت الرسالہ)

میں تمہارا ذکر کرتا ہوں ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب میرا رب مجھے یاد کرتا ہے تو مجھے اسکا علم ہوجاتا ہے جب لوگوں نے یہ سنا تو اس بات سے گھبرا گئے اور ان سے کہا آپکو اسکا کیسے ہوتا ہے تو فرمایا جب میں اس کا ذکر کرتا ہوں تو وہ بھی میرا ذکر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تم ادا کرو نماز کو تو ذکر کرو اللہ کا کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے اور ابن عباس رض نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا ذکر کرو رات میں اور دن میں خشکی میں سمندر میں سفر میں حضر میں تونگری میں محتاجی میں بیماری میں صحت میں باطن میں اور ظاہر میں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور البتہ اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے اور ابن عباس رض نے فرمایا اسکا دو وجہیں ہیں ایک یہ کہ اللہ کا تمکو یاد کرنا تمہارے اللہ کو یاد کرنیسے بہت بڑا ہے اور دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ کا ذکر اسکے سوائے دوسری تمام عبادتوں سے بہت بڑا ہے - حضرت ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ وہ بازار گئے تو دیکھا اصحاب سواد بازار میں ہیں) اور کہا میں تم لوگوں کو یہاں دیکھ رہا ہوں حالانکہ رسول اللہ صلعم کی میراث مسجد میں تقسیم ہو رہی ہے یہ سنتے ہی اصحاب رض مسجد گئے اور بازار کو چھوڑ دیا اور وہاں کوئی میراث نہیں دیکھی تو ابوہریرہ رض سے کہا یا ابا ہریرہ رض ہم نے مسجد میں تو کوئی میراث بٹتی ہوئی نہیں دیکھی تو ابوہریرہ رض نے کہا کہ پھر تم نے کیا دیکھا تو انھوں نے کہا ہم نے دیکھا ایک گروہ اللہ کے ذکر میں ہے اور ایک گروہ قرآن شریف پڑھ رہا ہے تو ابوہریرہ رض نے کہا پس رسول اللہ کی میراث تو یہی ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا نہیں ہے احسان کا بدلہ سوائے احسان کے پس کہا گیا دنیا میں احسان لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور آخرت میں جنت دلینا ہے) جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ جن لوگوں نے احسان کیا ہے ان کے لئے بھلائی ہے اور کچھ بڑھ کر بھی . جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ احسان کیا چیز ہے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اس طرح عبادت کر گویا کہ تو حق تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اگر تو اسکو نہیں دیکھتا ہے تو یہ سمجھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام نے ذکر کثیر کی ترتیب اسطرح بیان فرمائی ہے کہ مومن موحد کا ذکر پانچ پہر منافق کا ذکر تین پہر مشرک کا ذکر چار پہر ہے چنانچہ یہ بات تمام مہدویوں پر روشن ہے اور حضرت مہدی کی تصدیق کرنے والونکے درمیان ان پانچوں ارکان کے متعلق جو اصول دین ہیں بیحد تاکید ہے اسلئے کہ یہ دین مہدی کے اصول قرآن احادیث رسول اور اگلے بزرگوں کے اقوال مذکور کے موافق صحیح اور درست ہیں اور مہدی کے صحابہ اور ان کے تابعین کا اجماع بھی اسی پر ہے کہ جو طالب خدا ہے اوسکو ان اعمال کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر ان میں سے بعض پر عمل نہیں کرسکتا ہے تو خدائے تعالیٰ سے توفیق طلب کرے اور خود کو اصول دین میں داخل کرے اور اگر اصول دین کے خلاف چلتا ہے اور اس کو دین سمجھتا ہے تو یہ اسکی خطائے محض ہے . چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور گھیر لیا اسکو اسکی خطا نے تو وہی لوگ دوزخی ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے - اور ہر ایک مدعی جو بے معنی (بے عمل) بڑائی کرتا ہے اور اگر کوئی شخص اس کو فلاح و نجات کا حکم کرکے مصدقان مہدی کے زمرہ میں داخل ہے سمجھتا ہے تو یہ حکم اصول دین کے خلاف ہے چنانچہ ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ اے وہ شخص تو نے ہوس کے پیالہ سے غفلت کی شراب پی ہے اپنے آپ پر غرور مت کر مانند اس گدھے کے جو گھنٹی کیوجہ سے پھولا نہیں سماتا ڈرتا ہونکہ جب تو اس خواب سے

بیدار ہوگا تیری مستی تو چلے جائیگی مگر تیرے سر میں تو بس درد رہ جائیگا
جان ای عزیز کہ انبیاء اولیا اور ان کی پیروی کرنے والوں سے ایک بھی امتحان اور
آزمائش کے بغیر دین کے مقصود اور رب العالمین (خدا جیسے) مطلوب کو نہیں
پہنچا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ چھوٹ
جائیں گے اتنا کہہ کر کہ ہم ایمان لائے اور ان کو آزمایا نہ جائیگا اور ہم نے
آزمایا تھا اُن لوگوں کو جو ان سے پہلے تھے پس اللہ معلوم کریگا ان لوگوں کو
جو سچے ہیں اور ضرور معلوم کریگا جھوٹوں کو کیا یہ سمجھ رکھا ہے ان لوگوں نے
جو برے عمل کرتے ہیں کہ ہم سے بڑھ جائیں گے کیا بُرا حکم کرتے ہیں اور
نیز فرماتا ہے کہ اُس نے وہی رستہ مقرر کر دیا تمہارے لئے دین کا جسکا حکم دیا
تھا نوح کو اور جو ہم نے وحی بھیجی تیری طرف اور وہ کہ جسکا ہم نے حکم دیا تھا
ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کہ قایم رکھو دین کو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو!
شاق گذرتا ہے مشرکین پر وہ (دین) جسکی طرف تو اُن کو بلاتا ہے اللہ کھینچ
لیتا ہے اپنی طرف جسکو چاہتا ہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اس شخص
کو جو رجوع لاتا ہے اور امتیں جو متفرق (پراگندہ) ہوئیں تو سمجھ آئے
پیچھے آپس کی ضد سے آنحضرت ؐ نے فرمایا ہے کہ انبیاء میں کسی نبی کو
ایسی تکلیف نہیں دیگئی جیسے کہ میں تکلیف دیا گیا آنحضرت نے فرمایا کہ
دین شروع ہوا غربت لیکر اور عنقریب لوٹے گا دین اسی حالت میں
جیسے کہ وہ شروع ہوا خوشخبری ہو غریبوں کو۔

پس جان لے منصف کہ حضرت حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا
ہے کہ مومن اس کو کہتا ہوں جو حق کو دیکھنے والا ہو یا چشم سر سے یا چشم
دل سے یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے تو مومن نہ ہوگا مگر طالب صادق اور
حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ طالب صادق اس کو کہتا ہوں جو دنیا اور
اہل دنیا سے منہ پھیر کر اپنے دل کے رُخ کو مولیٰ کی طرف کر کے ہمیشہ خدا
کے عبادت مشغول رہے اور خودی سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہو (خودی
کو ترک کرنے کی کوشش کرتا ہو) جاننا چاہیئے اور اگر کوئی (تارک دنیا)
طالب صادق کی صفت سے موصوف نہ ہو اس کو حضرت مہدی علیہ السلام
کے فرمان سے رہائی کی امید نہ ہوگی حضرت مہدی ؑ نے فرمایا ہے کہ جو حکم کہ میں
بیان کرتا ہوں خدا سے (معلومات حضور خدا سے) اور خدا کے حکم سے
بیان کرتا ہوں (لہذا) جو شخص ان احکام سے ایک حرف کا منکر ہو وہ
اللہ کے پاس گرفتار ہوگا۔ جان اے بھائی جب بندہ صاحب ولایت
(مہدی ؑ کے فرمان) سے اسکی فلاح اور نجات نہ ہو تو پھر جائے اس کی
کونسی ہے ناچار اسکی جگہ دوزخ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو امید
نہیں رکھتے ہمارے دیدار کی اور خوش ہوئے دنیائی زندگی پر اور اسی
پر چین پکڑا اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں ایسوں کا ٹھکانا
آگ ہے اُن کرتوتوں کے بدلے میں جو کسب کرتے تھے۔

اے برادران دینی و طالبان یقینی و متوکلان حقانی ہوشیار رہو چونکہ
حضرت مہدی علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کی بینائی حاصل ہونے کے بغیر
ایمان اور رہائی عذاب کا حکم نہیں فرمایا ہے۔ لہذا ان احکام کے عامل
کرنے کے بغیر مصدقوں کی جماعت میں کیوں کر شریک ہو سکے اسلئے کہ
حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت خدائے تعالیٰ کی بینائی کی دعوت
کے لئے ہوئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہدو (ای محمد) کہ یہ میرا
راستہ ہے بلاتا ہوں (مخلوق کو) اللہ کی طرف بینائی پر میں اور میرا
تابع اور پاک ہے اللہ اور میں شرک کرنیوالوں میں نہیں ہوں اور
جو شخص کہ خود کو حضرت مہدی ؑ کا تابع کہلاتا ہے اور یہ احکام جو اوپر
مذکور ہوئے فرمان خدا "تو ڈرو اللہ سے جہانتک تم سے ہو سکے" کے
لحاظ سے اپنی ہمت کے مطابق بھی بجا نہیں لا سکتا (مگر) خدا اور رسول
و مہدی علیہما السلام کی دوستی کا دعویٰ کرتا ہے تو جھوٹا دعویٰ کرنیوالا ہے
بلکہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک مستحق عذاب ہے پس طالب صادق کو چاہیئے کہ
قرار دامن نہ رہے تاکہ خود کو مقصود اصلی (خدا تک) پہنچائے۔

(تمام ہوا ترجمہ رسالہ ارشاد المومنین)

* از حضرت مولانا میاں سید دلاور عرف گورے میاں صاحب مرحوم سابق سرپرست دارالاشاعت ہذا)